FRI.26.June.2026
VOLUME:22 NO:150
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraqetaza.com
waraqetaza.com/E-paper

ناندیڑ

روزنامہ

Established: May 1994 قائم شدہ:مئی

# ورقِ تازہ

RNI No. MAHURD/2006/16935

پربھنی اور ناندیڑ سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز جمعہ 26/جون 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 150
10/محرم الحرام 1448ھ
قیمت 00=3 روپے
صفحات :4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED

Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com

HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed) اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

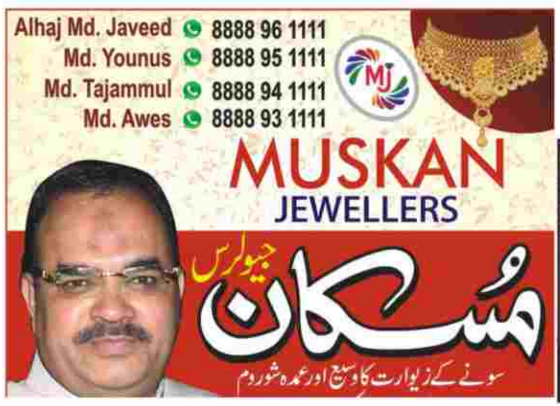

## شہریت پر جاری بحث کے درمیان

# پاسپورٹ فیس میں بڑا اضافہ، یکم جولائی سے نئی شرحیں نافذ

نئی دہلی: (ایجنسیز) مرکزی حکومت نے پاسپورٹ اور اس سے متعلق مختلف خدمات کی فیس میں نمایاں اضافہ کرنے کا اعلان کیا ہے، جس کا اطلاق یکم جولائی 2026 سے ہوگا۔ اس فیصلے کے تحت نیا پاسپورٹ بنوانے، اس کی تجدید کرانے، گم شدہ یا خراب پاسپورٹ کی دوبارہ اجرائی اور فوری پاسپورٹ سمیت مختلف خدمات پہلے کے مقابلے میں مہنگی ہو جائیں گی۔ یہ فیصلہ ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب پاسپورٹ کو شہریت کا ثبوت نہ مانے جانے کے معاملے پر ملک میں سیاسی بحث جاری ہے۔ نئی شرحوں کے مطابق عام 36 صفحات والے پاسپورٹ کی فیس 1500 روپے سے بڑھا کر 2500 روپے کر دی گئی ہے، جبکہ 60 صفحات والے پاسپورٹ کی فیس 2000 روپے کے بجائے اب 3500 روپے ہوگی۔ اگر پاسپورٹ گم ہو جائے یا خراب ہو جائے تو 36 صفحات والے پاسپورٹ کی دوبارہ اجرائی کے لیے 5000 روپے اور 60 صفحات والے پاسپورٹ کے لیے 6000 روپے ادا کرنے ہوں گے۔ تتکال (فوری) پاسپورٹ کی فیس میں بھی اضافہ کیا گیا ہے۔ 36 صفحات والے تتکال پاسپورٹ کی فیس اب 5000 روپے جبکہ 60 صفحات والے فوری پاسپورٹ کی فیس 6000 روپے مقرر کی گئی ہے۔ اسی طرح 18 برس سے کم عمر بچوں کے پاسپورٹ کی فیس بھی بڑھا دی گئی ہے۔ بچوں کے نئے پاسپورٹ کی فیس 1750 روپے اور گم یا خراب ہونے کی صورت میں دوبارہ اجرائی کی فیس 4250 روپے ہوگی۔ اس کے علاوہ پولیس کلیئرنس سرٹیفکیٹ، سرینڈر سرٹیفکیٹ اور گلوبل انٹری پروگرام جیسی خدمات کی فیس بھی 500 روپے سے بڑھا کر 750 روپے کر دی گئی ہے۔ تاہم حکومت نے آٹھ سال تک کے بچوں اور 60 برس سے زیادہ عمر کے بزرگوں کو نئے پاسپورٹ کی فیس میں 10 فیصد رعایت دینے کا اعلان کیا ہے۔ یہ رعایت صرف نئے پاسپورٹ پر دستیاب ہوگی، تجدید یا دوبارہ اجرائی پر نہیں ملے گی۔ حکومت نے واضح کیا ہے کہ پاسپورٹ کی مدتِ کار میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ہے۔ بالغ افراد کا پاسپورٹ پہلے کی طرح دس برس جبکہ بچوں کا پاسپورٹ پانچ برس یا 18 برس کی عمر مکمل ہونے تک، جو بھی پہلے ہو، مؤثر رہے گا۔ دوسری جانب وزارتِ خارجہ کے اس بیان کے بعد سیاسی تنازعہ شدت اختیار کر گیا ہے جس میں کہا گیا تھا کہ پاسپورٹ صرف ایک سفری دستاویز ہے اور اسے کبھی بھی شہریت کا ثبوت نہیں سمجھا گیا۔ حکومتی ذرائع نے ایک بار پھر کہا ہے کہ موجودہ حکومت نے اس سلسلے میں کوئی نئی پالیسی نہیں بنائی بلکہ یہی اصول پہلے سے نافذ ہے۔ کانگریس نے حکومت پر الزام عائد کیا ہے کہ وہ پاسپورٹ کے معاملے کو بنیاد بنا کر مستقبل میں شہریوں کی شہریت پر سوال اٹھانے کی راہ ہموار کر رہی ہے۔ پارٹی کے تنظیمی جنرل سکریٹری کے سی وینوگوپال نے دعویٰ کیا کہ حکومت اپنے سیاسی اور نظریاتی مخالفین کو نشانہ بنانے کی کوشش کر رہی ہے۔

ضابطہٴ اخلاق معاملہ: جھارکھنڈ ہائی کورٹ کا

## سورین کے خلاف ایف آئی آر منسوخ کرنے کا حکم

رانچی: جھارکھنڈ کے وزیر اعلیٰ ہیمنت سورین کو جھارکھنڈ ہائی کورٹ سے ایک اہم قانونی راحت حاصل ہوئی ہے۔ عدالت نے 2014 کے جھارکھنڈ اسمبلی انتخابات کے دوران ضابطہٴ اخلاق کی مبینہ خلاف ورزی کے الزام میں ان کے خلاف درج ایف آئی آر کو منسوخ کرتے ہوئے اس مقدمے سے متعلق تمام عدالتی کارروائیوں کا خاتمہ کر دیا۔ جسٹس انل کمار چودھری کی عدالت نے فریقین کے دلائل، سرکاری ریکارڈ اور قانونی نکات کا تفصیلی جائزہ لینے کے بعد یہ فیصلہ سنایا۔ عدالت نے قرار دیا کہ دستیاب حقائق اور قانونی بنیادوں کی روشنی میں اس مقدمے کو برقرار رکھنے کی کوئی معقول وجہ موجود نہیں ہے، اس لیے ایف آئی آر کو منسوخ کیا جاتا ہے۔ یہ مقدمہ 2014 کے جھارکھنڈ اسمبلی انتخابات کے دوران مبینہ طور پر انتخابی ضابطہٴ اخلاق کی خلاف ورزی سے متعلق تھا۔ اس سلسلے میں سرائیکیلا-کھرساواں ضلع کے آدتیہ پور تھانے میں مقدمہ نمبر 418/2014 کے تحت ہیمنت سورین کے خلاف ایف آئی آر درج کی گئی تھی۔ بعد ازاں انہوں نے اس ایف آئی آر کو قانونی طور پر غیر موزوں قرار دیتے ہوئے جھارکھنڈ ہائی کورٹ میں اسے منسوخ کرنے کی درخواست دائر کی تھی۔ یہ معاملہ کئی برسوں سے عدالت میں زیر سماعت تھا۔ مقدمے کی ابتدائی سماعت کے دوران ہی ہائی کورٹ نے نچلی عدالت میں جاری کارروائی پر عبوری روک لگا دی تھی، جس کے بعد مرکزی عرضی پر باقاعدہ سماعت کا سلسلہ جاری رہا۔ آخری سماعت کے دوران عدالت نے ریاستی حکومت اور درخواست گزار کی جانب سے پیش کیے گئے تمام دستاویزات، عدالتی ریکارڈ اور قانونی دلائل کا باریک بینی سے جائزہ لیا۔ عدالت اس نتیجے پر پہنچی کہ مقدمے کو جاری رکھنے کے لیے خاطر خواہ قانونی بنیاد موجود نہیں، جس کے بعد ایف آئی آر کو منسوخ کرنے کا حکم جاری کر دیا گیا۔ وزیر اعلیٰ ہیمنت سورین کی جانب سے سینئر وکیل پردیپ چندرا نے عدالت میں مؤقف پیش کیا۔ ہائی کورٹ کے تازہ فیصلے کے بعد دو ہزار چودہ کے اس مقدمے میں ان کے خلاف جاری تمام عدالتی کارروائیاں باضابطہ طور پر ختم ہو گئی ہیں۔

## آبنائے ہرمز میں بحری آمد و رفت معمول پر آتے ہی

# ہندوستان میں کمرشل ایل پی جی کی فراہمی بحال، پابندیاں ختم

نئی دہلی: مغربی ایشیا میں کشیدگی میں کمی اور آبنائے ہرمز سے بحری جہازوں کی آمد و رفت معمول پر آنے کے بعد ہندوستان میں کمرشل ایل پی جی کی فراہمی بھی بتدریج معمول پر لائی جا رہی ہے۔ مرکزی حکومت نے غیر گھریلو یعنی کمرشل پیکڈ ایل پی جی کی سپلائی پر عائد تمام پابندیاں فوری طور پر ختم کرنے کا اعلان کر دیا ہے، جبکہ بلک ایل پی جی کی فراہمی بھی بحران سے پہلے کی سطح کے 50 فیصد تک بحال کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ وزارتِ پٹرولیم کے سکریٹری ڈاکٹر نیرج متل کی جانب سے جاری حکم نامے میں کہا گیا ہے کہ مغربی ایشیا کے بحران کے دوران سپلائی میں رکاوٹوں کے خدشات کے پیش نظر گھریلو صارفین کو بلا تعطل ایل پی جی کی فراہمی یقینی بنانے کے لیے کمرشل پیکڈ ایل پی جی کی سپلائی محدود کر دی گئی تھی۔ اب حالات میں بہتری کے بعد فیصلہ کیا گیا ہے کہ غیر گھریلو پیکڈ ایل پی جی کی سپلائی پر عائد تمام شعبہ جاتی پابندیاں ختم کر کے فراہمی کو بحران سے پہلے کی سطح پر بحال کیا جائے۔ حکم نامے کے مطابق بلک ایل پی جی کی سپلائی میں بھی نرمی کرتے ہوئے صنعتی اور کمرشل صارفین کو بحران سے پہلے کی کھپت کے 50 فیصد تک گیس فراہم کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے، تاکہ کاروباری سرگرمیاں معمول پر آسکیں اور سپلائی کا نظام بتدریج مکمل طور پر بحال ہو سکے۔ وزارت نے تیل کی مارکیٹنگ کرنے والی کمپنیوں کو ہدایت دی ہے کہ تمام کمرشل اور صنعتی صارفین کا مکمل ریکارڈ اپنے ڈیٹا بیس میں محفوظ کیا جائے۔ اس مقصد کے لیے تمام شعبوں پر مشتمل ایک مشترکہ اور منظم ڈیٹا بیس تیار کیا جائے گا، تاکہ مستقبل میں سپلائی کے انتظام اور نگرانی کو مزید مؤثر بنایا جا سکے۔ وزارتِ پٹرولیم نے ان صارفین سے بھی اپیل کی ہے جن کے پاس پائپ کے ذریعے قدرتی گیس کا کنکشن موجود ہے کہ وہ طویل مدتی اور پائیدار متبادل کے طور پر اسی سہولت کا استعمال جاری رکھیں، تاکہ ایل پی جی پر دباؤ کم رہے اور سپلائی کا نظام مزید مستحکم بنایا جا سکے۔ حکومت کے اس فیصلے کو مغربی ایشیا میں حالات میں بہتری اور آبنائے ہرمز سے تیل اور گیس بردار جہازوں کی نقل و حرکت معمول پر آنے کا براہِ راست اثر قرار دیا جا رہا ہے، جس کے بعد توانائی کی سپلائی سے متعلق خدشات میں نمایاں کمی آئی ہے۔

## بی جے پی حکومت اب 'کوچنگ بندی' لے آئی ہے: اکھلیش

لکھنو: 25 جون (پی این ایس) سماجوادی پارٹی کے صدر اکھلیش یادو نے بی جے پی حکومت پر الزام عائد کیا ہے کہ وہ حفاظتی ضوابط نافذ کرنے کے بہانے اتر پردیش میں کوچنگ اداروں کے خلاف کارروائی کر کے عوام کو ہراساں کر رہی ہے۔ ان کا یہ بیان حال ہی میں لکھنؤ کے علی گنج علاقے کی ایک عمارت میں لگنے والی آگ کے بعد سامنے آیا ہے۔ اس حادثے میں 15 افراد ہلاک ہو گئے تھے، جس کے بعد اتر پردیش حکومت نے ریاست بھر میں ایک خصوصی مہم شروع کی ہے۔ حکام نے ریاست کے مختلف کوچنگ مراکز کا معائنہ تیز کر دیا ہے، متعدد اداروں کو سیل کیا گیا ہے اور آگ سے تحفظ اور عمارت سازی کے ضوابط کی مبینہ خلاف ورزیوں پر نوٹس جاری کیے گئے ہیں۔ بدھ کی رات سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں اکھلیش یادو نے کہا کہ اب بی جے پی حکومت ''کوچنگ بندی'' بھی لے آئی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ بی جے پی اپنے بدعنوانی کے معاملات چھپانے کے لیے حفاظتی معیارات کے نام پر عوام کو پریشان کر رہی ہے۔ یہ درست ہے کہ حفاظت کے معاملے میں کوئی سمجھوتہ نہیں ہونا چاہیے، لیکن کیا حکومت گزشتہ دس برسوں سے سو رہی تھی؟ حکومت کے پاس اچانک اتنا عملہ کہاں سے آ گیا کہ پورے صوبے میں ہزاروں افراد کو جانچ کے بعد نوٹس تھما دیے گئے؟ اتر پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ نے الزام لگایا کہ حقیقت یہ ہے کہ اب حفاظتی معیارات اور مختلف اجازت ناموں کے نام پر کروڑوں روپے کی وصولی کا کھیل شروع ہو چکا ہے۔ بی جے پی والے ہر آفت میں اپنے لیے دولت کمانے کا راستہ تلاش کر لیتے ہیں۔

سہارنپور کا نوجوان کرناٹک میں

## رام مندر دہشت گردی کی سازش میں گرفتار

سہارنپور: 25 جون (پی این ایس) قومی جانچ ایجنسی (این آئی اے) اور انسداد دہشت گردی دستہ (اے ٹی ایس) نے سہارنپور ضلع کے گنگوہ کے رہنے والے محمد سہیل کو ایودھیا میں رام مندر کو نشانہ بنانے کی مبینہ سازش کے سلسلے میں کرناٹک سے گرفتار کیا ہے۔ گرفتاری کی خبر کے بعد شہر میں دن بھر بحث چھڑ گئی جبکہ ان کے اہل خانہ خاموش رہے۔ اہل خانہ کے مطابق محمد سہیل اپنے بڑے بھائی صہیب کے ساتھ پینٹر کا کام کرتا تھا۔ 6 جون کو دونوں بھائی ایک ٹھیکیدار کے ذریعے کام کرنے کے لیے کرناٹک گئے۔ تفتیشی اداروں نے سہیل کو حراست میں لے لیا۔ خاندان کا کہنا ہے کہ انہیں اس کا علم بعد میں ہوا۔ محمد سہیل کا خاندان اصل میں لکھنوتی سے تعلق رکھتا ہے۔ وہ تقریباً 20 سال قبل گنگوہ منتقل ہوئے تھے۔ فی الحال یہ خاندان محلہ کوٹلہ میں کرائے کے مکان میں رہتا ہے۔ یہ خاندان اپنی روزی روٹی کے لیے دستی مزدوری اور عجیب و غریب ملازمتوں پر انحصار کرتا ہے۔ لیاقت کے مطابق والد کے نو بچے ہیں۔ ان کی پانچ بیٹیاں شادی شدہ ہیں۔ بڑا بیٹا سعودی عرب میں ڈرائیور کے طور پر کام کرتا ہے جبکہ دوسرا بیٹا دہلی میں ٹیکسٹائل کے کاروبار سے منسلک ہے۔ سہیل سب سے چھوٹا بیٹا ہے۔ سہیل کے والد نے کہا کہ وہ اپنے بیٹے کی مبینہ مشکوک سرگرمیوں سے لاعلم ہیں۔ خاندان کا دعویٰ ہے کہ وہ صرف ایک مزدور اور پینٹر کے طور پر کام کرتا تھا۔ گرفتاری کی خبر ملتے ہی اہل خانہ پورے واقعہ سے حیران رہ گئے۔ جانچ ایجنسیاں فی الحال سہیل کے موبائل فون، سوشل میڈیا سرگرمیوں، آن لائن رابطوں اور مختلف ریاستوں میں ممکنہ رابطوں کی جانچ کر رہی ہیں۔ ذرائع بتاتے ہیں کہ ان کے کچھ مبینہ غیر ملکی رابطوں اور آن لائن گروپس کی بھی تفتیش کی جا رہی ہے۔

## سنجے راؤت نے باغی اراکین پارلیمنٹ پر لگایا دھمکی دینے کا الزام، پولیس کمشنر سے کی شکایت

ممبئی: شیوسینا (یو بی ٹی) کے لیڈر سنجے راؤت کے مطابق کچھ باغی اراکین پارلیمنٹ نے انہیں دھمکی دیتے ہوئے کہا ہے کہ اگر کوئی ان کے بارے میں بولے گا تو بم سے حملہ کر دیں گے۔ اس طرح کی دھمکی انتہائی سنگین ہے۔ میں نے اس تعلق سے ممبئی پولیس کمشنر دیویندر بھارتی کو خط لکھ کر کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے جمعرات کو صحافیوں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ ''اگر ہماری فوج کو پاکستان پر حملہ کرنا ہوتا ہے تو وہ وزیر اعظم نریندر مودی سے اجازت لیتے ہیں کہ حملہ کرنا ہے یا نہیں؟ اسی طرح وزیر اعظم مودی بھی امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ سے سوال کرتے ہیں کہ کیا کرنا ہے؟'' سنجے راؤت کے مطابق باغی اراکین پارلیمنٹ تو براہ راست بول رہے ہیں کہ ہم بم سے حملہ کریں گے۔ اس طرح کھلے عام دھمکی دینا بالکل درست نہیں ہے، ایسی صورتحال میں ان تمام کی جانچ ہونی چاہیے۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ آخر ان لوگوں کے پاس بم کہاں سے آیا؟ کیا ایکناتھ شندے نے بم کی فیکٹری بنائی ہے؟ اس طرح سے ایک راجیہ سبھا رکن کو باغی اراکین پارلیمنٹ کی جانب سے دھمکی دیے جانے کی جانچ ہونی چاہیے۔ میں نے اس سلسلے میں ممبئی پولیس کمشنر کو خط لکھا ہے۔ میں خود اس معاملے کو لے کر عدالت جاؤں گا؟ ہم سب ان لوگوں کے خلاف تحریک بھی کریں گے۔ میں کسی بھی دھمکی سے ڈرنے والا نہیں ہوں۔ دوسری جانب مذکورہ معاملہ پر مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے سخت ردعمل کا اظہار کیا۔

## ایودھیا رام مندر سے جڑے اراضی گھوٹالہ سے متعلق ثبوت ہیں: سنجے سنگھ

لکھنو: 25 جون (پی این ایس) عام آدمی پارٹی کے رکنِ پارلیمنٹ سنجے سنگھ نے جمعرات کو کہا کہ ان کے پاس ایودھیا کے رام مندر سے متعلق مبینہ 'زمین گھوٹالے' کے شواہد موجود ہیں اور وہ یہ تمام دستاویزات چندہ خرد برد معاملے کی جانچ کرنے والی خصوصی جانچ ٹیم کے سامنے پیش کریں گے۔ سنجے سنگھ نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ میرے پاس زمین گھوٹالے سے متعلق بہت سے ثبوت ہیں اور میں یہ تمام دستاویزات ایس آئی ٹی کے سامنے پیش کروں گا۔ اب تک کوئی کارروائی کیوں نہیں کی گئی؟ اب تک کارروائی ہو جانی چاہیے تھی۔ ایس آئی ٹی کو لکھے گئے اپنے خط میں سنجے سنگھ نے کہا کہ مبینہ چندہ خرد بردی کے معاملے نے ملک بھر کے کروڑوں ہندو عقیدت مندوں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچائی ہے۔ انہوں نے خط میں لکھا کہ میں آپ کی توجہ اس جانب دلانا چاہتا ہوں کہ ایودھیا میں بھگوان شری رام مندر کا انتظام سنبھالنے والے ٹرسٹ کی جانب سے کیے گئے مبینہ گھوٹالوں نے ملک بھر کے کروڑوں ہندوؤں کے اعتماد کو شدید نقصان پہنچایا ہے۔ حال ہی میں چندہ چیٹی سے کروڑوں روپے کی مبینہ چوری کے معاملے میں ٹرسٹ کے جنرل سکریٹری چمپت رائے، انیل مشرا، گوپال راؤ، تنو یادو اور دیگر افراد کے نام سامنے آئے ہیں۔ یہ کوئی معمولی چوری کا معاملہ نہیں ہے۔ اس سے قبل بھی بھگوان شری رام کے نام پر خریدی گئی زمین سے متعلق کروڑوں روپے کا گھوٹالہ ہو چکا ہے، جس کے ثبوت میں پہلے ہی انتظامیہ اور میڈیا کے سامنے پیش کر چکا ہوں، لیکن حکومت نے کوئی کارروائی نہیں کی۔ انہوں نے شری رام جنم بھومی تیرتھ شیتر ٹرسٹ کے اراکین کی جانب سے زمین خریداری میں بدعنوانی کے الزامات بھی عائد کیے۔ خط میں کہا گیا کہ سال 2021 میں ٹرسٹ کے جنرل سکریٹری چمپت رائے نے سلطان انصاری اور روی موہن تیواری سے دو کروڑ روپے مالیت کی زمین 18.5 کروڑ روپے میں خریدی۔ میں نے اس سلسلے میں ایودھیا کوتوالی تھانے میں شکایت درج کرائی تھی، لیکن آج تک کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ اسی طرح تقریباً 3 کروڑ روپے مالیت کی زمین مہنت مرلی داس سے تقریباً 24 کروڑ روپے میں اور 9 کروڑ روپے مالیت کی زمین آلوک بنسل سے تقریباً 55.5 کروڑ روپے میں خریدی گئی۔ اس کے علاوہ میرے پاس زمین کے کئی دیگر سودوں سے متعلق دستاویزات بھی موجود ہیں جن میں ٹرسٹ کے اندر بدعنوانی کے کافی شواہد ہیں۔ اس سے قبل اپنی جنتا پارٹی کے صدر سوامی پرساد موریہ نے بھی چمپت رائے پر تنقید کرتے ہوئے کہا تھا کہ اس معاملے میں اب تک ایف آئی آر درج نہیں کی گئی۔ موریہ نے کہا کہ ایف آئی آر کے بغیر پولیس تحقیقات مناسب نہیں ہیں۔ جب پورا رام مندر چمپت رائے کی نگرانی میں چل رہا ہے اور ان کی ہدایت پر کام کرنے والے لوگ اس واقعے میں ملوث ہیں تو کیا چمپت رائے قصوروار نہیں ہیں؟ کیا یوگی حکومت چمپت رائے کے خلاف کارروائی کرنے کی ہمت رکھتی ہے؟ انہوں نے مزید کہا کہ یہ اس سنگین گناہ پر پردہ ڈالنے کی ایک مذموم کوشش ہے۔ کروڑوں روپے کی خرد برد ہوئی، نذرانے میں دیے گئے سونا اور چاندی غائب ہو گئے، ہیرے بھی لاپتہ ہو گئے۔ رام کے نام پر لوٹ ماران کی پہچان بن چکی ہے اور اس کی واضح مثال ایودھیا میں دیکھی گئی، جو عقیدے پر سب سے بڑا ضرب ہے۔ دوسری جانب اپوزیشن کے الزامات کا جواب دیتے ہوئے اتر پردیش کے نائب وزیرِ اعلیٰ برجیش پاٹھک نے کہا کہ قصورواروں کو کسی صورت بخشا نہیں جائے گا۔ انہوں نے سماجوادی پارٹی کے سربراہ اکھلیش یادو کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ رام للا ہماری عقیدت کا مرکز ہیں، اور ایسی مقدس جگہ کے بارے میں مسلسل بیانات دینا، جہاں جانے کی آپ نے آج تک ہمت نہیں کی، غلط ہے۔ جو بھی قصوروار ہوگا، اسے بخشا نہیں جائے گا۔ رام للا کی نگاہ سے کوئی نہیں بچ سکتا۔ انہوں نے مزید کہا کہ میں سماجوادی پارٹی سے کہنا چاہتا ہوں کہ وہ اپنے ضمیر کی آواز سنے اور سمجھے کہ وہ ملک اور ریاست کے لیے کیا چاہتی ہے۔ آج اتر پردیش ہر شعبے میں ترقی کر رہا ہے۔ قانون و انتظام کی صورتحال بہت اچھی ہے، بنیادی ڈھانچہ مضبوط ہے اور ریاست کے لوگوں کی فی کس آمدنی تین گنا بڑھ چکی ہے۔ آپ ایک بیمار ریاست چھوڑ کر گئے تھے اور ریاست کے عوام آپ کو کبھی قبول نہیں کریں گے۔ ادھر تین رکنی خصوصی تحقیقاتی ٹیم اپنی رپورٹ اتر پردیش کے ایڈیشنل چیف سکریٹری (داخلہ) سنجے پرساد کو پیش کر چکی ہے۔ ایس آئی ٹی کے رکن وجے وشواس پنت نے کہا کہ رپورٹ کی تفصیلات خفیہ رکھی گئی ہیں۔ یہ معاملہ ایودھیا سے سابق سماجوادی پارٹی رکنِ اسمبلی پون پانڈے کے ان الزامات کے بعد سامنے آیا تھا، جن میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ رام مندر کے چندے میں سے 7 سے 7.5 کروڑ روپے کی خرد برد کی گئی ہے۔

## یوپی میں مشن 2027 کے لئے بن گئی ٹیم پنکج چودھری، راجناتھ سنگھ کے بیٹے کو ملی بڑی ذمہ داری

لکھنو: 25 جون (پی این ایس) بھارتیہ جنتا پارٹی کی اتر پردیش یونٹ کی نئی ٹیم کا اعلان ہو گیا ہے۔ یوپی بی جے پی کے صدر پنکج چودھری نے اپنی نئی ٹیم میں کئی نئے اور بڑے چہروں کو شامل کیا ہے۔ یوپی بی جے پی کی ٹیم میں 8 مہامنتری، 6 علاقائی صدور اور 19 نائب صدور کی تقرری کی گئی ہے۔ مہامنتریوں کی فہرست میں رام پرتاپ سنگھ چوہان، گیتا شاکیہ، ابھیجات مشرا، اپیندر راوت، سنجے سنگھ، شنکر لودھی، دلیپ پٹیل اور راجیش چودھری شامل ہیں۔ وہیں، یوپی بی جے پی تنظیم میں 6 علاقائی نائب صدور بنائے گئے ہیں۔ ان میں برج سے پورن سنگھ لودھی، مغرب سے نواب سنگھ ناگر، کانپور سے رام کشور ساہو، اودھ سے اودھیش دویدی، کاشی سے اشوک چورسیا، گورکھپور سے ونود رائے کو صدر کی ذمہ داری دی گئی ہے۔ پنکج چودھری نے 19 نائب صدور کی تقرری کی ہے، جن میں سریش رانا، ستیہ پال سینی، برج بہادر، دھرمیندر سنگھ، موہت بینی وال، دویش کوری، پرینکا راوت، دروجے شاکیہ، رمیش سنگھ، نیرج سنگھ، ارچنا مشرا، پوجا پال، شنکر گری، کامیشور سنگھ، کرتیکا اگروال، سریش موریہ، راجیش یادو، کرشنا بہاری رائے اور الوک گپتا کا نام ہے۔ منتری (سکریٹری) کی ذمہ داری وجے شیوہرے، بسنت تیاگی، شیو بھوشن سنگھ، سجا نند رائے، انکر شرما، انل یادو، اودھیش شریواستو، وجے راج بھر، پرمیندر جانگڑا وشوکرما، کرن لودھی نشاد، راکیش بند، سنیتا سنگھ چوہان، رجنی پانڈے، راہل والمیکی، مہامیدھا ناگر، دیپ مالا سنتوشی، سہاسنی جیسوال، یتیندر شرما اور اکانشا سونکر کو دی گئی ہے۔ بھرت دکشت کو آفس انچارج (کاریالیہ منتری) مقرر کیا گیا ہے اور اتل اوستھی اور لکشمن سنگھ کو آفس کا معاون انچارج (سہ-منتری) مقرر کیا گیا ہے۔ دنیش پرتاپ سنگھ چیف ترجمان ہیں۔ منیش دکشت کو پردیش میڈیا کوآرڈینیٹر کی ذمہ داری دی گئی ہے۔ جبکہ ہمانشو راج پنڈت کو پردیش سوشل میڈیا کوآرڈینیٹر بنایا گیا ہے۔ یوپی یوامورچہ کے ریاستی صدر کی ذمہ داری روہت مشرا کو دی گئی ہے۔ پچھڑا مورچہ کا ریاستی صدر پرکاش پال کو بنایا گیا ہے۔ کسان مورچہ کا ریاستی صدر دیویندر سنگھ کو بنایا گیا ہے۔ شیڈولڈ فرنٹ کے ریاستی صدر اشوک راوت ہوں گے۔ مہیلا مورچہ کے ریاستی صدر کی ذمہ داری سروج کشواہا کو دی گئی ہے۔ شیڈول ٹرائب فرنٹ کے ریاستی صدر و دیا بھوشن گونڈ کو دی گئی ہے۔

## سسٹم مائیگریشن کے باعث ای پی ایف او کی آن لائن خدمات چار روز تک رہیں گی معطل

نئی دہلی: ملازمین کے مستقبل فنڈ کی تنظیم، ای پی ایف او، نے اعلان کیا ہے کہ نظامی منتقلی (سسٹم مائیگریشن) کے عمل کے باعث اس کی متعدد آن لائن خدمات 26 جون سے 29 جون تک عارضی طور پر دستیاب نہیں ہوں گی۔ اس دوران اراکین اور آجروں کو دعوے جمع کرانے، ای پاس بک دیکھنے، نئے ملازمین کے لیے یو اے این لنک کرنے اور دیگر اہم سہولتوں کے استعمال میں دشواری کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ای پی ایف او نے سماجی رابطے کے پلیٹ فارم ایکس پر جاری اپنے بیان میں کہا کہ منصوبہ بند نظامی منتقلی کے تحت رکن اور آجر پورٹل اور اُمنگ ایپ پر فراہم کی جانے والی خدمات چار دن تک معطل رہیں گی۔ تنظیم کے مطابق اس عمل کا مقصد اپنے پورے نظام کو مزید جدید، تیز رفتار، محفوظ اور قابل اعتماد بنانا ہے تاکہ مستقبل میں صارفین کو بہتر خدمات فراہم کی جا سکیں۔ تنظیم نے بتایا کہ اس عرصے کے دوران دعوے جمع کرانے اور ان پر کارروائی، برقی چالان و واپسی فارم داخل کرنے، نئے ملازمین کے لیے یو اے این سے متعلق کارروائی اور ای پاس بک جیسی خدمات دستیاب نہیں ہوں گی۔

## 'کیا بی جے پی کی رکنیت ہی شہریت ثابت کرنے کا کارڈ ہے؟'

## پاسپورٹ سے متعلق وزارت خارجہ کے بیان پر روہنی آچاریہ کا تلخ سوال

پٹنہ: مرکزی وزارت خارجہ کی جانب سے '14 ویں پاسپورٹ سیوا دیوس' کے موقع پر بدھ (24 جون) کو کہا گیا کہ ہندوستانی پاسپورٹ شہریت کا ثبوت نہیں بلکہ بنیادی طور پر یہ ایک سفری دستاویز ہے۔ وزارت نے کہا کہ پاسپورٹ صرف بین الاقوامی سفر کی سہولت کے لیے جاری کیا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ صرف ہندوستانی شہریوں کو ہی دیا جاتا ہے، اپنے آپ میں یہ شہریت قائم کرنے والی دستاویز نہیں مانا جائے گا۔ اس پر راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کے سپریمو لالو پرساد یادو کی بیٹی روہنی آچاریہ نے مودی حکومت کو نشانہ بنایا ہے۔ روہنی اچاریہ نے سوال کیا کہ کیا بی جے پی کی رکنیت کا کارڈ ہی شہریت ثابت/ تصدیق کرنے کا جائز کارڈ ہے؟ روہنی اچاریہ نے سوشل میڈیا پوسٹ میں لکھا کہ ''پاسپورٹ، آدھار کارڈ، ووٹر کارڈ، پین کارڈ، ڈرائیونگ لائسنس جب ان میں سے شہریت کا سرٹیفکیٹ اور مجاز کارڈ کوئی نہیں ہے تو مودی حکومت کو یہ بتانا چاہیے کہ کون سا کارڈ یا کون سی دستاویز شہریت کا ثبوت اور جائز کارڈ ہے؟'' انہوں نے مزید لکھا کہ ''ایسی صورتحال میں ہم ہندوستانی موجود وقت میں جتنے کارڈوں کو بنوانے، رکھنے کے پابند ہیں، ان کیا جواز کیا ہے اور ان کارڈوں کے بنوانے کے فارم میں شہریت ثابت کرنے کا کالم کیوں رہتا ہے؟'' روہنی نے مزید سوال کیا کہ ''کہیں ایسا تو نہیں کہ مودی حکومت بالواسطہ طور پر یہ کہنے کی کوشش کر رہی ہے کہ باقی تمام کارڈ درست نہیں ہیں، صرف بی جے پی کی رکنیت کا کارڈ ہی شہریت ثابت/ تصدیق کرنے کا جائز کارڈ ہے؟'' دوسری طرف آر جے ڈی کے ترجمان اعجاز احمد نے اس معاملے پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ ''مرکزی حکومت کو یہ واضح کرنا چاہیے کہ ملک میں کس کاغذ کو شہریت کی دستاویز مانا جائے گا؟ شہریت کے سلسلے میں کون سے کاغذات درست ہوں گے، یہ واضح نہیں ہے۔'' انہوں نے کہا کہ آدھار کے بعد اب مرکزی حکومت نے کہہ دیا ہے کہ پاسپورٹ بھی شہریت کا ثبوت نہیں ہے، تو مودی حکومت بتائے کہ پھر شہریوں کو شہریت کا کیا ثبوت دینا ہوگا؟ ان کا مزید کہنا تھا کہ ''حکومت کا منشا سوالوں کے گھیرے میں ہے۔ بی جے پی حوالہ دے رہی ہے کہ سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ نے بھی یہی کہا ہے، اس لیے بی جے پی بتائے کہ کورٹ میں حکومت نے کن دستاویزات کے بارے میں کہا ہے کہ ان کو شہریت کے سلسلے میں درست مانا جائے گا۔''

## شوہر کا قتل، سماجوادی پارٹی سے بغاوت اور اب بی جے پی میں دھماکہ خیز انٹری، جانیے کون ہیں ریاستی نائب صدر بننے والی پوجا پال؟

لکھنو: 25 جون (پی این ایس) اتر پردیش کی سیاست میں ایک بار پھر بڑا سیاسی موڑ سامنے آیا ہے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) نے اپنی تنظیم میں بڑے پیمانے پر تبدیلیاں کرتے ہوئے نئی ریاستی ورکنگ کمیٹی کا اعلان کیا ہے۔ اس نئی ٹیم میں جس نام کی سب سے زیادہ چرچا ہو رہی ہے، وہ پوجا پال ہیں۔ بی جے پی نے انہیں ریاستی نائب صدر کی ذمہ داری سونپی ہے، جسے سیاسی حلقوں میں ایک اہم پیغام کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ پوجا پال کی سیاسی زندگی طویل عرصے سے جدوجہد، تنازعات اور خبروں کا مرکز رہی ہے۔ وہ کبھی سماجوادی پارٹی کی رکن اسمبلی تھیں، لیکن گزشتہ سال انہیں پارٹی سے نکال دیا گیا تھا۔ ان کے اخراج کی وجہ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ اور ان کی حکومت کی کھل کر تعریف کرنا بتائی گئی تھی۔ پوجا پال نے اسمبلی کے اندر اور باہر کئی مواقع پر یوگی حکومت کی قانون و انتظام کی پالیسیوں اور جرائم پیشہ عناصر کے خلاف کارروائیوں کی تعریف کی تھی۔ خاص طور پر مافیا ڈان عتیق احمد کے خلاف کی گئی کارروائی پر انہوں نے وزیر اعلیٰ کی کھل کر ستائش کی تھی۔ ان کا کہنا تھا کہ جس انصاف کا وہ برسوں سے انتظار کر رہی تھیں، وہ یوگی حکومت کے دور میں ممکن ہو سکا۔ اسمبلی میں انہوں نے کہا تھا کہ وزیر اعلیٰ نے ان کی بات سنی اور انہیں انصاف دلانے کی سمت میں اقدامات کیے۔ ان کے اس بیان کے چند گھنٹوں بعد ہی سماجوادی پارٹی نے ان کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے انہیں پارٹی سے خارج کر دیا۔ پارٹی نے ان پر نظم و ضبط کی خلاف ورزی اور تنظیمی مفادات کے خلاف کام کرنے کے الزامات عائد کیے تھے۔ اتر پردیش کی سیاست میں پوجا پال پہلی بار اس وقت سرخیوں میں آئیں جب ان کے شوہر اور بہوجن سماج پارٹی کے رکن اسمبلی راجو پال کو قتل کر دیا گیا تھا۔ شادی کے صرف چند دن بعد پیش آنے والے اس واقعے نے پورے صوبے کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔ پوجا پال مسلسل الزام لگاتی رہی ہیں کہ اس قتل کے پیچھے عتیق احمد اور اس کے قریبی ساتھیوں کا ہاتھ تھا۔ شوہر کی موت کے بعد انہوں نے عملی سیاست میں سرگرم کردار ادا کیا اور انصاف کی جدوجہد کو اپنی سیاست کا بنیادی مقصد بنا لیا۔ اسی جدوجہد نے انہیں ریاست کی نمایاں خاتون رہنماؤں میں شامل کر دیا۔ سیاسی طور پر پوجا پال کا سفر کئی نشیب و فراز سے بھرا رہا ہے۔ بہوجن سماج پارٹی نے انہیں الہ آباد مغربی اسمبلی حلقے کے ضمنی انتخاب میں امیدوار بنایا تھا۔

# ورقِ تازہ

ادا ریہ — 26 June 2026

## حق و باطل کا لازوال معرکہ

تاریخِ انسانی کے اوراق بے شمار جنگوں، فتوحات، عروج وزوال اور شکستوں کی داستانوں سے بھرے پڑے ہیں۔ لیکن دریائے فرات کے کنارے کربلا کے تپتے ہوئے صحرا میں جو معرکہ بپا ہوا، اس کی مثال پوری انسانی تاریخ میں کہیں اور نہیں ملتی۔ یومِ عاشورہ ایک عام تاریخی دن سے کہیں بڑھ کر انسانی ضمیر کی بیداری کا ایک ایسا استعارہ ہے جس کی گونج چودہ صدیاں گزرنے کے باوجود آج بھی اسی طرح تازہ اور دلوں کو گرما دینے والی ہے۔ یہ دن یاد دلاتا ہے کہ سچائی کے لیے دی جانے والی قربانی کبھی رائیگاں نہیں جاتی۔ یہ کوئی عام جنگ نہیں تھی جس کا مقصد زمین کے کسی ٹکڑے پر قبضہ کرنا یا خاندانی اقتدار حاصل کرنا ہو۔ یہ دراصل دو مختلف سوچوں، دو نظریوں اور حق و باطل کا ایک ایسا انوکھا ٹکراؤ تھا جس نے تا قیامت حق کا معیار طے کر دیا۔ ایک طرف ایک جابر اور ظالم حکمران کی ہزاروں پر مشتمل مسلح فوج کھڑی تھی، اور سامنے سچائی کے علمبردار صرف بہتر (72) نفوس تھے جن کے پاس ہتھیاروں اور وسائل سے زیادہ پختہ ایمان اور غیر متزلزل ارادے کی طاقت تھی۔ نواسہ رسول ﷺ، حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا قیام کسی ذاتی مفاد یا منصب کے حصول کے لیے ہرگز نہیں تھا۔ انہوں نے دیکھا کہ جن اعلیٰ انسانی اور اسلامی اقدار کی بنیاد ان کے نانا (ﷺ) نے رکھی تھی، ایک آمرانہ اور کرپٹ نظام انہیں اپنے پاؤں تلے بے دردی سے روند رہا ہے۔ ایسے میں خاموش رہنا یا مصلحت کا شکار ہونا ظلم کا ساتھ دینے کے مترادف تھا۔ انہوں نے جبر کے سامنے سر جھکانے اور بیعت کرنے کے بجائے سر کٹانے کو ترجیح دی، تا کہ آنے والی نسلوں کے لیے عزت سے جینے کا ایک روشن راستہ چھوڑ سکیں۔ مدینہ منورہ کے پرسکون اور روحانی ماحول کو چھوڑ کر کوفہ کی طرف سفر کرنا کوئی آسان فیصلہ نہیں تھا۔ امام حسین اپنے اہل وعیال، معصوم بچوں، خواتین اور جانثار ساتھیوں کے ہمراہ اس کٹھن سفر پر نکلے، حالانکہ وہ اس کے انجام سے بخوبی واقف تھے۔ یہ ہجرت اس بات کا واضح ثبوت تھی کہ جب اصولوں، انصاف اور سچائی کی بات آئے، تو ایک عظیم انسان کو اپنی سب سے عزیز چیز بھی قربان کرنے کے لیے ہمہ وقت تیار رہنا چاہیے۔ کربلا کے میدان میں پہنچتے ہی جس طرح خیموں کے گرد گھیرا تنگ کیا گیا اور پانی پر پہرہ بٹھایا گیا، وہ جنگی تاریخ کا ایک انتہائی ظالمانہ اور غیر انسانی حربہ تھا۔ تپتا ہوا صحرا، آگ برساتا سورج اور اس پر دریائے فرات کے پانی کی مکمل بندش۔ یہ سب اس لیے کیا گیا تا کہ پیاس اور گرمی کی شدت سے ان مٹھی بھر افراد کے حوصلے ٹوٹ جائیں اور وہ ظالم کی بیعت کر لیں۔ ظالم کا خیال تھا کہ سچائی کے متوالے پیاس سے گھبرا کر اپنا راستہ بدل لیں گے، جو اس کی سب سے بڑی بھول ثابت ہوئی۔ عاشورہ کی وہ رات کس قدر صبر آزما اور عظیم تھی، جب امام حسینؓ نے اپنے خیمے کا چراغ بجھا کر ساتھیوں کو واپس چلے جانے کی اجازت دے دی۔ انہوں نے نہایت واضح الفاظ میں بتا دیا کہ کل کا دن موت کا دن ہے اور جو جانا چاہے، رات کے اس اندھیرے کا فائدہ اٹھا کر بحفاظت جا سکتا ہے۔ حیرت انگیز طور پر جب چراغ دوبارہ جلا، تو کوئی ایک شخص بھی اپنی جگہ سے نہیں ہلا تھا۔ یہ ان ساتھیوں کی لازوال وفاداری اور حق کی راہ میں مسکرا کر کٹ مرنے کے جذبے کی سب سے بڑی دلیل تھی۔

دسویں محرم کا سورج طلوع ہوا تو ایک طرف لوہے اور فولاد میں غرق لشکرِ یزید تھا، اور ان کے سامنے پیاس سے نڈھال لیکن حوصلوں سے مالا مال حسینیؓ قافلہ۔ ظاہری طور پر دونوں فوجوں کے درمیان کوئی موازنہ ہی نہیں تھا۔ جنگ کا آغاز ہوا تو ان بہتر (۷۲) نفوس نے شجاعت اور بہادری کی وہ تاریخ رقم کی جس نے دشمن کے بھاری بھرکم لشکر میں بھی خوف اور حیرت کی لہر دوڑا دی۔ ایک ایک مجاہد نے اس دلیری سے جنگ لڑی جو تاریخ کے صفحات میں ہمیشہ کے لیے امر ہو گئی۔ اس میدانِ کارزار کی سب سے بڑی اور دلخراش اذیت وہ شدید پیاس تھی جس نے خیموں میں موجود معصوم بچوں اور خواتین کو نڈھال کر رکھا تھا۔ تین دن کے پیاسے بچے پانی کی ایک بوند کے لیے تڑپ رہے تھے، ان کے حلق سوکھ چکے تھے، لیکن ان کے ہونٹوں سے کوئی ایسی فریاد نہیں نکلی جو ظالم کے سامنے ان کی کمزوری کو ظاہر کرے۔ یہ صبر، برداشت اور استقامت کی وہ انتہا تھی جسے انسانی عقل آج بھی پوری طرح سمجھنے سے قاصر ہے۔ امام حسینؓ کے جانثار ساتھی ایک ایک کر کے میدان میں اترتے گئے اور اپنی جان کی بازی لگاتے گئے۔ ہر ساتھی کی دلی خواہش تھی کہ وہ نواسہ رسول ﷺ سے پہلے اپنی جان قربان کرے تا کہ امام پر کوئی آنچ نہ آئے۔ ان شہداء نے اپنے عمل سے یہ ثابت کر دیا کہ خوف اور ذلت کی زندگی جینے سے کہیں بہتر ہے کہ انسان سچائی اور اصولوں کی راہ میں مسکراتے ہوئے اپنی جان دے دے۔ آج کی اس جدید اور مادی دنیا میں واقعہ کربلا کی اہمیت اور اس کے پیغامات پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ چکے ہیں۔ آج بھی دنیا کے مختلف خطوں میں ظلم، ناانصافی، جبر اور انسانی حقوق کی پامالی کا بازار گرم ہے۔ واقعہ کربلا ہمیں یہ عظیم سبق دیتا ہے کہ ظالم کتنا ہی طاقتور اور مادی وسائل سے مالا مال کیوں نہ ہو، مظلوم کی آواز اور سچائی کی طاقت اسے بالآخر شکست دے کر رہتی ہے۔ یہ پیغام کسی ایک مذہب یا گروہ تک محدود نہیں، پوری انسانیت کے لیے ایک روشن مشعلِ راہ ہے۔ دنیا بھر کے حریت پسند رہنماؤں اور مختلف مذاہب کے مفکرین نے امام حسینؓ کی اس بے مثال قربانی سے رہنمائی حاصل کی ہے۔ جہاں بھی انسانی حقوق کو کچلا جائے گا، جہاں بھی جبر کا نظام مسلط ہوگا اور جہاں حق دار کو اس کا حق نہیں ملے گا، وہاں کربلا کا استعارہ انسانوں کو لڑنے اور اپنا حق مانگنے کا حوصلہ دیتا رہے گا۔ یومِ عاشورہ ہم سے اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ ہم اسے محض ایک رسمی دن کے طور پر نہ گزاریں، اپنے اندر جھانکیں اور اپنے سوئے ہوئے ضمیر کو بیدار کریں۔ ہمیں یہ سوچنا ہوگا کہ آج کے دور میں ہم سچائی، انصاف اور مظلوم کی حمایت کے کس محاذ پر کھڑے ہیں۔ اگر ہم اپنے معاشرے میں موجود ناانصافیوں کے خلاف آواز اٹھانے کی ہمت کر سکیں اور ظالم کا ہاتھ پکڑ سکیں، تو یہی شہدائے کربلا کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کا سب سے سچا اور بہترین طریقہ ہوگا۔

# یومِ عاشورہ: رسموں کا دن نہیں، پیغامِ حسینؓ کا دن ہے


محمد فداء المصطفیٰ قادری
رابطہ نمبر: 903709973
جامعہ دارالہدیٰ اسلامیہ، ملاپور، کیرالا

اسلامی سال کا آغاز محرم الحرام سے ہوتا ہے، اور اس مہینے کو اللہ تعالیٰ نے حرمت و عظمت والے مہینوں میں شمار فرمایا ہے۔ محرم کی دسویں تاریخ، جسے یومِ عاشورہ کہا جاتا ہے، اسلامی تاریخ میں غیر معمولی اہمیت کی حامل ہے۔ یہ وہ مبارک دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے مختلف انبیائے کرام علیہم السلام پر اپنے خاص انعامات و احسانات نازل فرمائے، اور اسی دن کے روزے کی فضیلت احادیثِ مبارکہ میں بیان کی گئی ہے۔ یومِ عاشورہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی اطاعت، شکر گزاری، صبر و استقامت اور دین حق پر ثابت قدمی کا درس دیتا ہے۔ اسی مبارک دن سے تاریخ اسلام کا ایک عظیم اور دردناک باب بھی وابستہ ہے، جب نواسۂ رسول، سید الشہداء حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے جان نثار ساتھیوں نے میدانِ کربلا میں حق وصداقت کی سربلندی اور دین اسلام کے تحفظ کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ ان کی یہ عظیم قربانی رہتی دنیا تک اہلِ اسلام کے لیے صبر، استقامت، جرأت، حق گوئی اور باطل کے سامنے نہ جھکنے کی روشن مثال ہے۔ افسوس کا مقام ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ بہت سے لوگوں نے یومِ عاشورہ کے حقیقی پیغام کو پس پشت ڈال کر اسے محض چند رسموں اور ظاہری مظاہروں تک محدود کر دیا ہے۔ کہیں تعزیوں اور جلوسوں میں غلو کیا جاتا ہے، کہیں شور وغوغا اور غیر شرعی رسومات کو دین کا حصہ سمجھ لیا جاتا ہے، اور کہیں امام حسین رضی اللہ عنہ کی محبت کے نام پر ایسے اعمال انجام دیے جاتے ہیں جن کا نہ قرآن و سنت سے تعلق ہے اور نہ ہی سیرت حسینی سے کوئی واسطہ۔ نتیجتاً وہ عظیم مقصد، جس کے لیے امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنی جان قربان کی، ہماری نگاہوں سے اوجھل ہوتا جا رہا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ یومِ عاشورہ کو محض رسموں، نعروں اور ظاہری مظاہروں کا دن بنانے کے بجائے اسے پیغامِ حسین رضی اللہ عنہ کو سمجھنے اور اپنی زندگیوں میں نافذ کرنے کا ذریعہ بنایا جائے۔ کیونکہ امام حسین رضی اللہ عنہ نے ہمیں صرف محبت کا درس نہیں دیا بلکہ نماز کی پابندی، حق پر استقامت، ظلم کی مخالفت، سچائی، دیانت داری، تقویٰ اور دین کے لیے ہر قربانی دینے کا عملی نمونہ بھی عطا فرمایا۔ آج اگر ہم واقعی امام حسین رضی اللہ عنہ سے محبت کا دعویٰ کرتے ہیں تو ہمیں ان کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اپنی زندگیوں کو ان تعلیمات کے مطابق ڈھالنا ہوگا۔ مگر افسوس! آج جب ہم اپنے معاشرے کا جائزہ لیتے ہیں تو یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ یومِ عاشورہ کے حقیقی پیغام اور موجودہ طرزِ عمل کے درمیان ایک واضح خلیج پیدا ہو چکی ہے۔ جس دن کو اللہ تعالیٰ کی یاد، شکر گزاری، عبادت، صبر و استقامت اور پیغامِ کربلا کو سمجھنے کا ذریعہ بننا چاہیے تھا، اسی دن کو بعض لوگوں نے مختلف رسم ورواج اور غیر شرعی اعمال کا مجموعہ بنا دیا ہے۔ کئی علاقوں میں عاشورہ آتے ہی تعزیے تیار کیے جاتے ہیں، انہیں گلیوں، کوچوں اور محلوں میں گھمایا جاتا ہے، ڈھول تاشوں اور مختلف قسم کے باجوں کے ساتھ جلوس نکالے جاتے ہیں، اور ایسے بہت سے کام انجام دیے جاتے ہیں جن کا نہ قرآن وسنت میں کوئی ثبوت ملتا ہے اور نہ ہی سیرتِ امام حسین رضی اللہ عنہ سے ان کا کوئی تعلق نظر آتا ہے۔ بعض مقامات پر اس دن کو ایک تہوار یا نمائشی اجتماع کی شکل دے دی جاتی ہے، جہاں اصل مقصد یعنی دین کی سمجھ، اصلاحِ نفس اور پیغامِ کربلا کو عام کرنے کے بجائے ظاہری سرگرمیوں اور ہجوم آرائی کو زیادہ اہمیت دی جاتی ہے۔ اس سے بھی زیادہ افسوس ناک بات یہ ہے کہ بہت سے لوگ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے محبت اور عقیدت کا دعویٰ تو کرتے ہیں، ان کے نام پر جذباتی نعرے بھی لگاتے ہیں، لیکن ان کی تعلیمات اور سیرتِ مبارکہ کو اپنی عملی زندگی میں اپنانے کی کوشش نہیں کرتے۔ زبان پر محبتِ حسینؓ کے دعوے ہوتے ہیں مگر معاملات میں جھوٹ، فریب، دھوکہ دہی، وعدہ خلافی، خیانت، ظلم، حسد، غیبت اور دیگر اخلاقی برائیاں موجود رہتی ہیں۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے نماز کی حفاظت کی تعلیم دی، مگر بہت سے دعویدارانِ محبت نمازوں سے غافل نظر آتے ہیں۔ انہوں نے حق اور سچائی کے لیے اپنی جان قربان کر دی، مگر آج بعض لوگ معمولی مفادات کی خاطر حق کا ساتھ چھوڑ دیتے ہیں۔ انہوں نے ظلم کے سامنے سر نہ جھکانے کا درس دیا، مگر ہم میں سے بہت سے لوگ ظلم کو دیکھ کر خاموش رہتے ہیں یا خود ظلم کا حصہ بن جاتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر عاشورہ کے دن ہماری توجہ صرف ظاہری رسومات، نمائشی سرگرمیوں اور جذباتی نعروں تک محدود رہے اور ہماری زندگیوں میں سچائی، دیانت داری، تقویٰ، نماز کی پابندی، حقوق العباد کی ادائیگی اور حق پر استقامت پیدا نہ ہو تو ہم کربلا کے اصل پیغام سے محروم رہ جائیں گے۔ یومِ عاشورہ ہمیں رسموں اور مظاہروں کی طرف نہیں بلکہ اپنے کردار، عقیدے اور عمل کی اصلاح کی طرف بلاتا ہے، تا کہ ہم حقیقی معنوں میں امام حسین رضی اللہ عنہ کے پیغام کو سمجھ سکیں اور اپنی زندگیوں میں نافذ کر سکیں۔ یہی وہ مقام ہے جہاں ہر صاحب ایمان کو اپنے آپ سے یہ سوال کرنا چاہیے کہ آخر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا اصل پیغام کیا ہے؟ کیا کربلا صرف ایک تاریخی واقعہ ہے جسے ہر سال یاد کر لیا جائے، یا یہ ایک ایسی ابدی درسگاہ ہے جو ہر دور کے انسان کو زندگی گزارنے کا صحیح طریقہ سکھاتی ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ کربلا کا پیغام محض جذباتی وابستگی کا نام نہیں بلکہ ایک مکمل عملی ضابطۂ حیات ہے جو انسان کو حق و باطل کے درمیان فرق کرنا سکھاتا ہے۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنی جان کی قربانی دے کر یہ ثابت کر دیا کہ ایک مسلمان کی زندگی کا اصل مقصد اللہ تعالیٰ اور اس کے دین کی رضا حاصل کرنا ہے۔ جب حق و باطل کے درمیان معرکہ برپا ہو جائے تو اہلِ ایمان کا فرض ہے کہ وہ حق کا ساتھ دیں، خواہ اس کے لیے انہیں کتنی ہی بڑی قربانی کیوں نہ دینی پڑے۔ آپؓ کی زندگی ہمیں یہ درس دیتی ہے کہ ایمان کا تقاضا صرف زبانی دعووں سے پورا نہیں ہوتا بلکہ اس کے لیے کردار، عمل اور استقامت بھی ضروری ہے۔ پیغامِ حسینؓ دراصل نماز کی پابندی، اللہ تعالیٰ سے مضبوط تعلق، سچائی، دیانت داری، اخلاص اور تقویٰ کا پیغام ہے۔ یہ اس عزم کا نام ہے کہ انسان ہر حال میں حق بات کہے، انصاف کا ساتھ دے، اپنے وعدوں کی پاسداری کرے، امانتوں کی حفاظت کرے اور دین کے احکام پر ثابت قدم رہے۔ یہ ملتِ اسلامیہ کے اتحاد، باہمی خیر خواہی اور اخلاقِ حسنہ کو فروغ دینے کی دعوت بھی ہے۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنے عمل سے بتایا کہ عزت وسربلندی کا راستہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور دین کی وفاداری میں ہے، نہ کہ دنیاوی مفادات اور وقتی مصلحتوں میں۔ اسی طرح پیغامِ حسینؓ انسان کو ہر اس برائی سے دور رہنے کی تلقین کرتا ہے جو فرد اور معاشرے دونوں کو تباہ کر دیتی ہے۔ جھوٹ، فریب، دھوکہ دہی، منافقت، غداری، رشوت، ظلم، بددیانتی اور گناہوں کی دیگر صورتیں درحقیقت اسی فکر کے منافی ہیں جس کے لیے امام حسین رضی اللہ عنہ نے قربانی پیش کی تھی۔ جو شخص دوسروں کے حقوق پامال کرتا ہے، معاملات میں خیانت کرتا ہے، اپنے مفاد کے لیے سچائی کا گلا گھونٹ دیتا ہے یا ظلم و ناانصافی کا ساتھ دیتا ہے، وہ کربلا کے حقیقی سبق سے ناواقف ہے۔ لہٰذا یومِ عاشورہ کا تقاضا یہ ہے کہ ہم امام حسین رضی اللہ عنہ کی قربانی کو محض ایک یادگار واقعہ کے طور پر نہ دیکھیں بلکہ اسے اپنی زندگی کے لیے ایک معیار بنائیں۔ جب ہماری عبادات میں اخلاص، ہمارے کردار میں دیانت، ہمارے معاملات میں سچائی اور ہمارے فیصلوں میں حق پسندی پیدا ہو جائے گی، تبھی ہم یہ کہنے کے حق دار ہوں گے کہ ہم نے پیغامِ حسینؓ کو سمجھا اور اسے اپنی زندگی میں جگہ دی ہے۔ اگر پیغامِ حسینؓ کا تقاضا صرف سن لینے اور بیان کر دینے تک محدود نہیں بلکہ اسے اپنی زندگی میں نافذ کرنا ہے، تو پھر ہمیں اپنے ضمیر کے سامنے چند اہم سوالات بھی رکھنا ہوں گے۔ یہ سوالات کسی دوسرے کے لیے نہیں بلکہ ہم سب کے لیے ہیں، کیونکہ ہر شخص خود اپنے بارے میں سب سے بہتر فیصلہ کر سکتا ہے۔ ہم میں سے بہت سے لوگ بڑے فخر سے کہتے ہیں کہ ہم امام حسین رضی اللہ عنہ سے محبت کرتے ہیں، ہم ان کے ماننے والے ہیں، ہم ان کے پیروکار ہیں اور ہم خود کو حسینی کہتے ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا صرف دعویٰ کر لینا ہی کافی ہے؟ کیا کسی عظیم شخصیت سے وابستگی کا ثبوت صرف نعروں اور جذباتی اظہار سے مل جاتا ہے، یا پھر اس کے لیے اس کی فکر، کردار اور طرزِ زندگی کو بھی اختیار کرنا ضروری ہوتا ہے؟ اگر ہم واقعی حسینی ہیں تو پھر ہماری انفرادی اور اجتماعی زندگی میں فکرِ حسینؓ کی جھلک کیوں نظر نہیں آتی؟ اگر ہم امام حسین رضی اللہ عنہ کے سچے پیروکار ہیں تو ان کی سیرت ہمارے لیے نمونۂ حیات اور مشعل راہ کیوں نہیں بن سکی؟ اگر ہم ان سے محبت کرتے ہیں تو کیا ان کی پسندیدہ اقدار بھی ہمیں محبوب ہیں؟ کیا ہم نے کبھی سنجیدگی سے اپنے اعمال کا جائزہ لیا ہے کہ ہمارا طرزِ زندگی کس حد تک ان کے راستے سے ہم آہنگ ہے؟

کیا ہم اپنے گھروں، بازاروں، تعلیمی اداروں، دفاتر اور معاشرتی زندگی میں ایسے کردار کا مظاہرہ کرتے ہیں جسے دیکھ کر کہا جا سکے کہ یہ کسی عظیم حسینی فکر کا اثر ہے؟ کیا ہمارے رویّے دوسروں کے لیے خیر، انصاف اور بھلائی کا سبب بنتے ہیں؟ کیا ہم اپنے اہلِ خانہ، پڑوسیوں، دوستوں اور معاشرے کے دیگر افراد کے ساتھ وہی طرزِ عمل اختیار کرتے ہیں جو ایک سچے مسلمان کو زیب دیتا ہے؟ کیا ہم نے کبھی یہ سوچا کہ جس شخصیت کے نام پر ہم اپنی وابستگی کا اظہار کرتے ہیں، اگر آج وہ ہمارے اعمال، ہمارے معاملات، ہمارے اخلاق اور ہماری ترجیحات کو دیکھیں تو کیا ہم ان کی توقعات پر پورا اتر سکیں گے؟ کیا ہماری زندگی ان کے پیغام کی ترجمان ہے یا صرف ان کے نام سے وابستگی کا دعویٰ؟ یہ سوالات محض تنقید کے لیے نہیں بلکہ خود احتسابی کے لیے ہیں۔ کیونکہ قوموں کی اصلاح اسی وقت ممکن ہوتی ہے جب وہ دوسروں کا محاسبہ کرنے سے پہلے اپنے آپ کا محاسبہ کریں۔ یومِ عاشورہ ہمیں یہی دعوت دیتا ہے کہ ہم اپنے دعووں کو اپنے کردار کے آئینے میں دیکھیں، اپنی عقیدت کے اظہار کو اپنے عمل کی کسوٹی پر پرکھیں، اور یہ فیصلہ کریں کہ ہم صرف نام کے حسینی ہیں یا واقعی فکر و کردار کے اعتبار سے بھی حسینی بننے کی کوشش کر رہے ہیں۔ خلاصۂ کلام یہ ہے کہ یومِ عاشورہ محض ایک تاریخی دن نہیں بلکہ حق، صداقت، استقامت اور وفاداریِ دین کا عظیم پیغام اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ واقعہ کربلا ہمیں یہ نہیں سکھاتا کہ ہم رسموں اور ظاہری مظاہروں میں الجھ جائیں، بلکہ یہ ہمیں اپنے کردار، اپنے عقیدے اور اپنے اعمال کی اصلاح کی دعوت دیتا ہے۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنے خونِ مبارک سے یہ سبق دیا کہ ایک مسلمان ہر حال میں حق کا ساتھ دے، باطل سے نفرت کرے، دین پر ثابت قدم رہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو ہر چیز پر مقدم رکھے۔ کربلا کا درس تعزیوں، شور وغوغا، بے مقصد مظاہروں اور غیر شرعی رسومات میں نہیں، بلکہ نماز کی پابندی، سچائی، دیانت داری، تقویٰ، عدل و انصاف، حقوق العباد کی ادائیگی اور نیکی کے راستے پر چلنے میں ہے۔ اگر یومِ عاشورہ کے بعد ہماری زندگیوں میں مثبت تبدیلی پیدا ہو جائے، ہمارے اخلاق بہتر ہو جائیں، ہمارے معاملات درست ہو جائیں اور ہم گناہوں اور برائیوں سے بچنے کا عزم کر لیں، تو یہی امام حسین رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حقیقی خراجِ عقیدت ہوگا۔ آئیے! اس عاشورہ پر ہم صرف واقعہ کربلا کو یاد نہ کریں بلکہ اس کے پیغام کو بھی اپنی زندگی کا حصہ بنائیں، تا کہ ہم زبان سے نہیں بلکہ اپنے کردار اور عمل سے یہ ثابت کر سکیں کہ ہم واقعی امام حسین رضی اللہ عنہ کے سچے محب اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے والے ہیں۔

### شہیدانِ کربلا


از: محمد زاہد رضا بنارسی
دارالعلوم حبیبیہ رضویہ گوپی گنج۔ بھدوہی


بیشک بہ فیضِ خونِ شہیدانِ کربلا
رشکِ چمن بنا ہے بیابانِ کربلا
اسلام کو یہیں سے نئی زندگی ملی
ہے دوشِ مسلمین پہ احسانِ کربلا
جن و بشر، ملائکہ اس در کے ہیں غلام
دیکھیں تو آپ جاکے ذرا شانِ کربلا
مدت سے برکتوں کی میں کرتا ہوں جستجو
میرے بھی گھر پہ آئیے مہمانِ کربلا
دیں کو یزید وقت بھلا کیا مٹائے گا
جاری ہے اس پہ ہر گھڑی فیضانِ کربلا
سونا ادھر ادھر سے نکلتا ہے آفریں
گذرا جدھر جدھر سے بھی مہمانِ کربلا
مت پوچھئے ملی ہیں اسے کتنی عظمتیں
"زاہد" ہوا ہے جب سے ثنا خوانِ کربلا

# فلسفہ کربلا اور اقبال کا تصورِ عشق


حافظ افتخار احمد قادری

زمین کے ہر خطے، قبیلے، قوم اور مذہب کے ماننے والوں میں باضمیر، غیرت مند اور پاکباز سپوتوں کی ایک تعداد ہر عہد میں موجود رہی ہے جنہوں نے اعلیٰ انسانی اصولوں کی سربلندی اور دفاع کے لئے حتی المقدور قربانیاں پیش کرنے سے کبھی احتراز نہیں کیا اور نہ ہی انہیں حق وصداقت کے ابدی پیغام کو پہنچانے میں کوئی طاقت پیچھے ہٹنے پر مجبور کر سکی۔ صداقت وشجاعت کے اس کاروان کا امام و رہبر، راکب دوش خیر الانام ﷺ امام عالی مقام حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی ذات ستودہ صفات ہے۔ نواسہ رسول ﷺ حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی لازوال قربانی اور حق و باطل کا معرکہ کربلا تاریخ انسانی کا وہ ناقابل فراموش واقعہ ہے جسے کوئی بھی صاحب شعور انسان نظر انداز نہیں کر سکتا۔ بعض اہل علم کے مطابق شعر اور شاعر کا لفظ بھی شعور سے مشتق ہے لہٰذا! جو جتنا باشعور ہوگا اس کے اشعار میں اتنی ہی گہرائی اور وسعت ہوگی۔ علامہ اقبال بھی عصر حاضر کے وہ عظیم شاعر ہیں جن کی شاعری عقل وشعور اور بلندی افکار و تخیل سے مزین ہے لہٰذا یہ ناممکن ہے کہ علامہ اقبال جیسی حساس شخصیت واقعہ کربلا کو نظر انداز کرے۔ پس مشرق کے بلند پایہ شاعر، مفکر اور عاشق رسول ﷺ اور اہلبیت، علامہ اقبال جیسی شخصیت کے فکر وفن میں واقعہ کربلا کو بنیادی اہمیت حاصل ہونی چاہیئے تھی جو کہ ہے۔ اگرچہ اقبال نے مختلف نظموں اور غزلوں میں فرزند زہرا، حماسہ ساز کربلا، شہدائے کربلا کے امام کی جاں سپاری اور قربانی کا ذکر کیا ہے تاہم "رموز بے خودی" میں اشعار کا ایک تسلسل "درمعنیٰ حریت اسلامیہ وسر حادثہ کربلا" کے عنوان کے تحت قلمبند کیا ہے۔ واقعہ کربلا بیان کرنے سے پہلے توحید کی آفاقی حقیقت کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ جو شخص ذات باری کے ساتھ اپنا عہد و پیمان قائم کرتا ہے اس کی گردن ہر دوسرے معبود کی پرستش سے آزاد ہو جاتی ہے۔ یعنی جو لوگ توحید خالص کے ماننے اور اس پر ثابت قدمی دکھاتے ہیں وہ نمرودوں، فرعونوں اور یزیدوں کے سامنے کبھی نہیں جھکتے:

ہر کہ پیماں با ہوالموجود بست
گردنش از بند ہر معبود رست

اقبال کے نظامِ فکر میں درجنوں موضوعات کو اہمیت حاصل ہے ان موضوعات میں عشق وعقل کا موضوع بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ ان کے نزدیک عشق ایمان کی پختگی، محبت کی استواری، یقین کی فراوانی اور اپنے مقصد کے ساتھ گہری وابستگی کا نام ہے۔ عشق جنون ہے جو عاشق کو نتائج سے بے نیاز کر دیتا ہے۔ عشق کے مقابلے میں ایک دوسری طاقت عقل ہے۔ اقبال عقل کی عظمت و افادیت اور ضرورت سے منکر نہیں لیکن عقل کی ایک قسم کو عیار سمجھتے ہیں جو سو بھیس بدل لیتی ہے۔ اس کا کام خود پسندی، انانیت، انکار، تردد، تشکیک، ہوس رانی اور کثرتِ نعمت کی جستجو ہے۔ یہ عموماً ہوس، لالچ، مادیت، محبت دنیا اور عیش و عشرت پر انسان کو آمادہ کرتی ہے۔ یہ عقل کی شکل آدمی کو ظالم وجابر وغاصب اور سفاک بنا دیتی ہے۔ عقل کی دوسری صورت میں غور و فکر، تدبر، حکمت اور مسائل سے آگہی ہے۔ اقبال کے نزدیک جب عقل حرص و ہوس کے دائرے میں رہ کر فعال ہوتی ہے تو انسانی وجود کی قبائے شرافت ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتی ہے اور انسان نوع انسانی کا صیاد بن جاتا ہے اور جب یہی عقل، عشق کے جذبات سے سرشار ہو جاتی ہے تو انسان نسل انسانی کا محافظ اور خیر خواہ ثابت ہوتا ہے۔ اقبال نے عشق کی مدحت یوں کی ہے۔

مردِ خدا کا عمل عشق سے صاحب فروغ
عشق ہے اصلِ حیات موت ہے اس پر حرام

عشق وعقل کا موازنہ عالمانہ اور فلسفیانہ انداز میں کرنے کے بعد واقعہ کربلا کے بارے میں فرماتے ہیں کیا تو نے سنا ہے کہ میدانِ کربلا میں عشق نے ہوس پرور عقل کے ساتھ کیسے نبرد آزمائی کی۔ یہاں حسین علیہ السلام عشق کی علامت ہیں اور یزید ہوس پرور عقل کی علامت بن کر سامنے آتا ہے۔

آں شنیدستی کہ ہنگام نبرد
عشق با عقل ہوس پرور چہ کرد

سانحہ کربلا کی شاعرانہ اور عاشقانہ تفسیر سے پہلے امام حسین کی مدح میں رطب اللسان ہوتے ہیں۔ وہ عاشقوں کا امام، فاطمہ کا فرزند، رسول اکرم ﷺ کے باغ کا سروِ آزاد ہے۔

آں امام عاشقاں پسر بتول
سرو آزادی ز بستان رسول

امام حسین وہ ہستی ہیں جن کے لئے جناب خاتم المرسلین ﷺ کے دوش مبارک بطور سواری پیش ہوا کرتے تھے۔

بہر آں شہزادہ خیر الملل
دوش ختم المرسلین نعم الجمل

عشق غیوران کے خون سے باغیرت ہے۔ کربلا کے واقعہ سے اس موضوع میں حسن اور رعنائی پیدا ہو گئی ہے۔

سرخ رو عشق غیور از خون او
شوخی ایں مصرع از مضمون او

اس امت میں اس امام عالی مقام کی وہی حیثیت ہے جو قرآن میں سورہ اخلاص کی ہے۔ جیسے ہی سورہ قرآن کی تعلیمات کا نچوڑ اور سلالہ ہے ایسے ہی امام حسین کی ذات بھی تعلیمات اسلام کا سلالہ ہے۔ سورہ اخلاص میں توحید پیش کی گئی ہے جو کہ قرآنی تعلیمات کا مرکزی نکتہ ہے اسی طرح امام حسین کو بھی امت میں مرکزی حیثیت حاصل ہے۔

درمیانِ امت آں کیواں جناب
ہمچو حرف قل ھو اللہ در کتاب

واقعہ کربلا کی تاریخی حقیقت اور اس کے تاریخ امت پر اثرات کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

حقیقت ابدی ہے مقام شبیری
بدلتے رہتے ہیں انداز کوفی وشامی

حق و باطل کے درمیان معرکہ آرائی روز ازل سے جاری ہے۔ اس کشمکش میں مجاہدین کی قوت بازو سے حق کا غلبہ ہوتا ہے اور باطل شکست و نامرادی سے دوچار۔ اس کی ایک مثال حضرت موسیٰ دعوتِ حق کے راستے پر گامزن ہیں اور یہ عمل فرعون کو کافی گراں گذر رہا ہے، وہ موسیٰ اور اس کے پیرو کاروں کو راہِ حق سے ہٹانے کی ہر ممکن کوشش کر رہا ہے، یہاں پر اسی موسیٰ کا وارث حسینؓ یزید کے اقتدار سے متصادم ہو کر اپنی، اپنے اصحاب اور اہل خانہ کی جان کی بازی لگا رہا ہے۔ بظاہر امام حسینؓ خاک و خون میں لت پت ہو گئے، ان کے جسم اقدس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے گئے، ان کا سرِ مقدس کربلا سے دمشق لے جایا گیا، ان پر فرات کا پانی بند کر دیا گیا۔ اقبالؒ فرماتے ہیں کہ جب خلافت کا تعلق قرآن سے منقطع ہو گیا اور مسلمانوں کے نظام میں حریت فکر و نظر باقی نہ رہی تو اس وقت امام حسین اس طرح اٹھے جیسے جانب قبلہ سے گھنگھور گھٹا اٹھتی ہے یہ بادل وہاں سے اٹھا کربلا کی زمین پر برسا اور اسے لالہ زار بنا دیا۔

چوں خلافت رشتہ از قرآن گسیخت
حریت را زہر اندر کام ریخت

اگر ان کے سامنے اقتدار، اختیار اور سلطنت غرض وغایت ہوتی تو وہ فقط بہتر افراد کی جماعت کے ساتھ یزیدی سلطنت کی طرف رخ نہ کرتے۔ ساتھیوں کی تعداد کے اعتبار سے ہی دیکھیں تو یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ مخالفین کا لشکر لاتعداد تھا لیکن آپ کے ساتھ صرف بہتر نفوس تھے یہاں علامہ نے یزداں کے عدد کا حوالہ دیا ہے۔

دشمناں چوں ریگ صحرا لاتعد
دوستان او بہ یزداں ہم عدد

اقبال کی نظر میں امام حسین حق و صداقت کا وہ میزان ہیں جو ہر دور میں حق و باطل کی کسوٹی ہیں تاریخ میں ملتا ہے کہ جب یزید نے مدینہ منورہ کے والی ولید اور مروان کے ذریعے امام حسین سے بیعت کا مطالبہ کیا تو آپ نے ایک ایسا جملہ ارشاد فرمایا جو حریت پسندی کے لیے ہمیشہ نصب العین بنا رہے گا آپ نے فرمایا تھا: مجھ جیسا یزید جیسے کی بیعت نہیں کر سکتا۔ علامہ اقبال نے اسی مفہوم کو ایک اور شعر میں یوں ادا کیا ہے۔

موسیٰ و فرعون و شبیر و یزید
این دو قوت از حیات آمد پدید

علامہ اقبال واقعہ کربلا کو اسلام کی بقا کا ضامن قرار دیتے ہیں اور بے ساختہ بول اٹھتے ہیں۔

بزندہ حق از قوت شبیری است
باطل آخر داغ حسرت میری است

علامہ اقبال امام حسین کو ظلم و استبداد کے خلاف ایک مثالی کردار بنا کر پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آپ نے قیامت تک ظلم و استبداد کے راستے بند کر دیئے اور اپنے خون کی سیرابی سے ریگزاروں کو چمنستان بنا دیا۔

تا قیامت قطع استبداد کرد
موج خون او چمنین ایجاد کرد

اقبال کے نزدیک حسین کا عزم و استقلال پہاڑوں کی مانند مضبوط اور استوار تھا اور وہ اپنی تلوار کو دین حق کی عزت وبقاء کے لئے استعمال کرنا چاہتے تھے۔ انہوں نے باطل قوتوں کے خلاف انکار کی شمشیر نیام سے باہر نکالی اور طاغوتی طاقتوں کی رگوں سے خون بہا دیا۔ ان کے مقدس خون نے ایک خوابیدہ ملت کو نئی گرمی اور بیداری عطا کی اور صحرائے کربلا پر الا اللہ کا نقش ثبت کر کے ہماری نجات کا سرنامہ تحریر کیا۔ علامہ اقبال کی شاعری میں امام حسین اور کربلا ظلم وستم کے خلاف استقامت اور اسلام کے حقیقی رہبری کی نشان دہی کا ایک استعارہ ہے۔ وہ کربلا اور امام عالی مقام کو حق و وحدت کا معیار اور حق و باطل کا میزان قرار دیتے ہیں ان کی حق شناس آنکھ کربلا کے واقعہ کو ایک تاریخی واقعہ کے طور پر نہیں دیکھتی بلکہ وہ امام حسین کی صدائے احتجاج اور ان کی لازوال قربانی کو اسلام کی بقا اور حیات قرار دیتے ہیں۔ اقبال کہتے ہیں کہ ہمارے وجود کی جنبش ان کی ذات سے قائم ہے۔ مسلمانوں کی کئی سلطنتیں قائم ہوئیں اور مٹ گئیں، بنی امیہ کی سلطنت دمشق میں ہو یا اندلس میں، بنی عباس کی کئی صدیوں پر محیط حکومت اپنے بھرپور عروج کے بعد ختم ہو گئی لیکن داستان کربلا ابھی تک زندہ ہے۔ ہمارے تار حیات میں پوشیدہ نغمے اسی مضراب سے بیدار ہوتے ہیں امام حسین نے تکبیر کی جو آواز بلند کی تھی اس سے ہمارے ایمانوں میں تازگی پیدا ہو جاتی ہے۔ علامہ اقبال جہاں واقعہ کربلا کے حماسی اور انقلابی پہلو کو انتہائی خوبصورت انداز میں بیان کرتے ہیں وہاں کربلا کے لق و دق صحرا میں نواسہ رسول کی مظلومیت آپ کو بے تاب کر دیتی ہے۔ غم حسین میں اپنے گریے اور آہ و زاری کی طرف اشارے کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

رونے والا ہوں شہید کربلا کے غم میں
کیا در مقصد نہ دیں گے ساقی کوثر مجھے

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں۔ اس حدیث کے سامنے آنے کے بعد لوگوں نے یہ سوال اٹھایا تھا کہ رسول خدا ﷺ کی ذات سے امام حسین کا وجود تو ممکن ہے کیونکہ وہ آپ ﷺ کے نواسے ہیں لیکن رسول خدا ﷺ کا امام حسین سے ہونا کیا معنیٰ رکھتا ہے؟ چونکہ رسول آخر الزماں ﷺ حضرت اسماعیل کی اولاد میں سے ہیں اور اگر حضرت اسماعیل، حضرت ابراہیم کے ہاتھوں قربان ہو جاتے تو رسول اکرم ﷺ کا وجود مبارک بھی نہ ہوتا۔ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل کی قربانی کو ذبح عظیم کے بدلے ایک دنبے کی قربانی میں تبدیل کر دیا تو جس ذبح عظیم کا ذکر قرآن میں آیا ہے: اور ہم نے ایک عظیم قربانی سے اس کا فدیہ دیا۔ وہ امام حسین کی قربانی ہے لہٰذا امام حسین نے حضرت اسماعیل کی جگہ پر اپنی قربانی پیش کی اور یوں حضرت اسماعیل قربان ہونے سے محفوظ رہے اور آپ کی نسل رسول خدا ﷺ تک پہنچی۔ علامہ اقبال ایک اور مقام پر اسی موضوع کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتے ہیں:

اللہ اللہ بای بسم اللہ پدر
معنیٔ ذبح عظیم آمد پسر

اقبال ایک اور مقام پر امام حسینؓ کو مخاطب کر کے کہتے ہیں:

سر ابراہیم و اسماعیل بود
یعنی آں اجمال را تفصیل بود

علامہ محمد اقبال امت مسلمہ کو بیدار کرنے کے لیے کردار حسینی انجام دینے کی طرف متوجہ کر رہے ہیں اور فرماتے ہیں کہ امت کی تمام تر مشکلات کا حل کردار شبیری ادا کرنے میں مضمر ہے۔

نکل کر خانقاہوں سے ادا کر رسم شبیری
کہ فقر خانقاہی ہے فقط اندوہ و دلگیری

☆☆☆☆

روزنامہ ورق تازہ
ریاستی-قومی
दैनिक वरक-ए-ताजा
26 June 2026

# اسلامی سال کا آغاز محرم سے اور اختتام ذی الحجہ پر: قربانی، محبتِ الٰہی اور حق پر استقامت کا واضح پیغام

ڈاکٹر محمد عبدالسمیع ندوی اسسٹنٹ پروفیسر، مولانا آزاد کالج، اورنگ آباد، مہاراشٹر
موبائل نمبر: 9325217306

اسلامی تقویم کا مطالعہ کیا جائے تو ایک نہایت ایمان افروز اور فکر انگیز حقیقت سامنے آتی ہے کہ اسلامی سال کا اختتام بھی قربانی کے عظیم پیغام پر ہوتا ہے اور اس کا آغاز بھی قربانی، ایثار، صبر اور حق پر استقامت کی لازوال داستانوں سے ہوتا ہے۔ گویا اسلامی سال کا پہلا اور آخری باب انسان کو یہ سبق دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا، دین کی سربلندی اور ابدی کامیابی کا راستہ قربانیوں سے ہو کر گزرتا ہے۔ اسلامی سال کا آخری مہینہ ذوالحجہ اپنے اندر بے شمار روحانی، تاریخی اور تربیتی اسباق سموئے ہوئے ہے۔ یہی وہ مبارک مہینہ ہے جس میں حج جیسی عظیم عبادت ادا کی جاتی ہے اور دنیا بھر کے مسلمان حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کی بے مثال قربانیوں کی یاد تازہ کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ حج اسلام کا پانچواں عظیم رکن ہے۔ اگر اس عظیم عبادت کے تمام ارکان و مناسک کا گہرائی کے ساتھ مطالعہ کیا جائے تو اس کے ہر مرحلے میں محبتِ الٰہی، اطاعتِ ربانی، ایثار اور کامل سپردگی کے دل نشین مظاہر نمایاں نظر آتے ہیں۔ احرام باندھنے سے لے کر طوافِ کعبہ، صفا و مروہ کی سعی، وقوفِ عرفات، مزدلفہ میں قیام اور منیٰ میں قربانی تک ہر عمل بندے اور اس کے رب کے درمیان محبت اور وفاداری کے رشتے کو مضبوط کرتا ہے۔ صفا و مروہ کی سعی میں حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کا اپنے رب پر غیر متزلزل اعتماد اور کامل توکل جلوہ گر نظر آتا ہے۔ ایک بے آب و گیاہ وادی میں اپنے شیرخوار بچے کے لیے پانی کی تلاش میں ان کی بے مثال جدوجہد درحقیقت یقینِ محکم اور توکل علی اللہ کا ایسا نمونہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے قیامت تک کے لیے حج کا مستقل جزو بنا دیا۔ اسی طرح منیٰ کی قربان گاہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اطاعت و فرمانبرداری کی یاد تازہ کرتی ہے۔ جب والد نے اللہ تعالیٰ کا حکم سنایا تو بیٹے نے بلا تردد عرض کیا: "یَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ" ("ابا جان! آپ کو جو حکم دیا گیا ہے اسے پورا کیجیے۔") دوسری جانب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ذاتِ باری تعالیٰ سے بے مثال محبت اور وفاداری اس وقت اپنے عروج پر نظر آتی ہے جب وہ اپنے بڑھاپے کے سہارے اور نورِ نظر کو اللہ تعالیٰ کے حکم پر قربان کرنے کے لیے آمادہ ہو جاتے ہیں۔ گویا حج کا ہر رکن اور ہر مناسک محبتِ الٰہی سے سرشار ہونے کا عملی درس دیتا ہے۔ ذوالحجہ ہمیں یہ پیغام دیتا ہے کہ قربانی صرف جانور ذبح کرنے کا نام نہیں بلکہ اپنی خواہشات، مفادات، انا اور نفسانی تقاضوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے تابع کر دینے کا نام ہے۔ یہی وہ روح ہے جس کے بغیر نہ قربانی کا مقصد حاصل ہو سکتا ہے اور نہ ہی حج کی حقیقی معنویت کو سمجھا جا سکتا ہے۔ ذوالحجہ کے اختتام کے ساتھ اسلامی سال ختم ہوتا ہے، لیکن قربانی کا یہ درس وہیں ختم نہیں ہوتا بلکہ نیا اسلامی سال محرم الحرام کی صورت میں ایک بار پھر قربانی، صبر اور استقامت کی یاد دلاتا ہے۔

محرم الحرام ان چار مقدس مہینوں میں شامل ہے جنہیں قرآن کریم نے "اشہرِ حرم" قرار دیا ہے۔ اس مہینے میں کئی عظیم تاریخی واقعات پیش آئے۔ یومِ عاشوراء اسی مہینے میں آتا ہے جس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو فرعون کے ظلم و ستم سے نجات عطا فرمائی۔ چنانچہ یہ دن حق کی باطل پر فتح، صبر کی کامیابی اور اللہ تعالیٰ کی نصرت کی روشن علامت بن گیا۔ محرم الحرام کی تاریخ کا سب سے درخشاں باب واقعۂ کربلا ہے۔ نواسۂ رسول ﷺ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے رفقاء نے باطل قوتوں کے سامنے سر جھکانے کے بجائے حق و صداقت کی خاطر اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ کربلا کا پیغام یہ ہے کہ اصول، ایمان اور حق کی حفاظت کے لیے اگر جان بھی قربان کرنی پڑے تو اہلِ ایمان دریغ نہیں کرتے۔ اگر غور کیا جائے تو ذوالحجہ اور محرم ایک ہی حقیقت کے دو روشن عنوان ہیں۔ ذوالحجہ حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کی محبتِ الٰہی، اطاعت اور قربانی کا درس دیتا ہے، جبکہ محرم حضرت موسیٰ علیہ السلام کی استقامت اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی عظیم قربانی کے ذریعے حق پر ثابت قدم رہنے کا پیغام دیتا ہے۔ گویا اسلامی سال کا اختتام بھی قربانی پر ہوتا ہے اور آغاز بھی قربانیوں کی یاد سے۔ سال کے آخری دنوں میں مسلمان حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ادا کرتے ہیں اور سال کے ابتدائی دنوں میں عاشوراء اور کربلا کے عظیم اسباق سے روشنی حاصل کرتے ہیں۔ یہ محض تاریخی واقعات نہیں بلکہ امتِ مسلمہ کے لیے دائمی تربیت گاہیں ہیں۔ آج امتِ مسلمہ کو سب سے زیادہ ضرورت اسی روحِ قربانی، محبتِ الٰہی، توکل، اطاعت اور استقامت کو اپنانے کی ہے۔ جب مسلمان حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کے توکل، حضرت اسماعیل علیہ السلام کی فرمانبرداری، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی محبتِ الٰہی اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی استقامت کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنالیں گے تو انفرادی اور اجتماعی دونوں سطحوں پر مثبت تبدیلیاں رونما ہوں گی۔ اسلامی سال کا آغاز اور اختتام درحقیقت ایک ہی پیغام دیتا ہے: اللہ تعالیٰ کی محبت سب سے بڑی محبت ہے، اس کی رضا سب سے بڑی کامیابی ہے، اور اس کے راستے میں دی جانے والی ہر قربانی دنیا و آخرت کی سعادت کا ذریعہ ہے۔ یہی انبیاء علیہم السلام، صالحین اور شہداء کا راستہ ہے اور یہی امتِ مسلمہ کی حقیقی کامیابی کا راستہ بھی ہے۔

## درگاہ حضرت برہنہ شاہ میں آج محفل ذکر حسین رضی اللہ عنہ

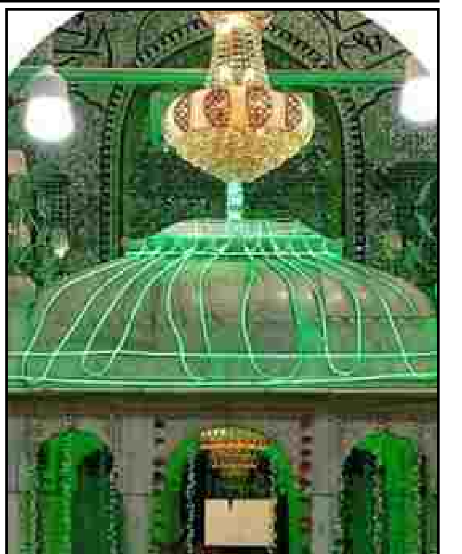

حیدرآباد: 25/جون (راست): تولیتی انتظامی کمیٹی درگاہ سراج الجذ وبین حضرت سید خواجہ حسن برہنہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے زیراہتمام جمعہ 26/جون بروز عاشورہ بعد نماز جمعہ محفل ذکر راکب دوشِ نبی جگر گوشہ زہراو علی سید الشہدا حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انعقاد عمل میں آئے گا صدر انتظامی کمیٹی حضرت مولانا قاضی ابواللیث شاہ محمد غضنفر علی قریشی اسد ثنائی صدارت فرمائیں گے سیف دکن حضرت علامہ سید محمد علی قادری الہاشمی المعروف ممشاد پاشاہ سجادہ نشین خانقاہ حمادیہ و صدر نشین مرکزی مجلس قادریہ، خطیب العصر حضرت مولانا حافظ ڈاکٹر محمد مظفر حسین خان بندہ نوازی نائب صدر درگاہ کمیٹی اور حضرت مولانا مفتی محمد صلاح الدین نظامی امام وخطیب جامع مسجد درگاہ شریف کے خطاب ہوں گے آفتاب سخن جناب سردار سلیم اور جناب قاری غوث محی الدین قادری سپرنٹنڈنٹ اگریکلچر یونیورسٹی بحیثیت مہمان اعزازی شرکت کریں گے سما نشید گروپ کے اراکین جناب سید عمران مصطفی حسینی، جناب محمد مصطفی خان قادری، جناب خالد قادری، جناب عدنان قادری اور جناب مزمل قادری نعت و منقبت کے نذرانے پیش کریں گے عہدہ داران تولیتی انتظامی کمیٹی ڈاکٹر یوسف نقشبندی نائب صدر، جناب مظہر الدین صدیقی، جناب سید شمس الاکبر علی الہاشمی نائبین معتمد، جناب الحاج محمد عزیز الرحمن خازن، جناب جی یم منظور معتمد تنظیمی، جناب محمد شمس الدین اور جناب خواجہ معین خان اراکین کمیٹی نے محبان اہل بیت سے کثیر تعداد میں شرکت واستفادہ کی گزارش کی ہے۔

## بھیونڈی میں ممنوعہ گائے کے گوشت کی فروخت کا معاملہ، دو افراد کے خلاف مقدمہ درج

بھیونڈی: ۲۵/جون (شارف انصاری):- بھیونڈی شہر میں مبینہ طور پر ممنوعہ گائے کے گوشت کی غیر قانونی فروخت کے معاملے میں بھوئی واڑا پولیس نے دو افراد کے خلاف مقدمہ درج کیا ہے۔ پولیس نے کارروائی کے دوران تقریباً 10 کلو مشتبہ گائے کا گوشت ضبط کیا ہے، جس کی اندازاً قیمت 3 ہزار 500 روپے بتائی گئی ہے۔ پولیس کے مطابق یہ کارروائی بھوئی واڑا پولیس اسٹیشن میں تعینات پولیس اہلکار سنبھاجی اشوک ساولے کی شکایت پر کی گئی۔ شکایت میں کہا گیا ہے کہ 24 جون 2026 کو دوپہر تقریباً 25:12 بجے سے 1 بجے کے درمیان بابو چنی روڈ پر واقع گیٹ ویل کلینیکل لیبارٹری کے سامنے ایک مکان پر چھاپہ مارا گیا۔ چھاپہ مار کارروائی کے دوران افضل بھورا قریشی (56) اور محمد صدیق لسی والا کے قبضے سے تقریباً 10 کلو گائے کا گوشت برآمد کیا گیا۔ پولیس کا الزام ہے کہ دونوں اس گوشت کی فروخت کر رہے تھے۔ ضبط شدہ گوشت کو مزید جانچ کے لیے تحویل میں لے کر معائنہ کا عمل شروع کر دیا گیا ہے۔ بھوئی واڑا پولیس نے اس معاملے میں جرم نمبر 272/2026 کے تحت مہاراشٹر جانوروں کے تحفظ کے قانون 1976 کی دفعہ 5 اور 5 (سی) کے تحت مقدمہ درج کیا ہے۔ پولیس کے مطابق ملزم افضل بھورا قریشی کو بی این ایس ایس کی دفعہ 35(3) کے تحت نوٹس دے کر چھوڑ دیا گیا، جبکہ دوسرے ملزم کے کردار کی جانچ جاری ہے۔

اس معاملے کی مزید تفتیش اسسٹنٹ پولیس انسپکٹر شیواجی پاٹل کر رہے ہیں۔

## جلسۂ شہادت امام حسین رض وفضائل اہل بیت

حیدرآباد: 25/جون (راست) جناب محمد حسام الدین افروز صدر انتظامی کمیٹی جامع مسجد باغ جہاں آرا کی اطلاع کے بموجب سالانہ جلسہ شہادت سید الشہداء سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ وفضائل اہل بیت جمعہ 26/جون بروز عاشورہ 10 بجے دن جامع مسجد باغ جہاں آرا میں مقرر ہے حضرت مولانا ڈاکٹر حافظ غلام خواجہ سیف اللہ سلمان سہروردی نائب شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ و خطیب مسجد ھذا صدارت فرمائیں گے حضرت مولانا حافظ خان خطیب مسجد عباد اللہ شاہ، حضرت مولانا حافظ فیض الدین زبیر امام ریتی کی مسجد اور حضرت مولانا حافظ سید شاہ مصطفی حسینی قادری کے خطابات ہوں گے 30-2 بجے نماز جمعہ ادا کی جائے گی ذمہ داران انتظامی کمیٹی مسجد باغ جہاں آرا نے عامۃ المسلمین سے کثیر تعداد میں شرکت واستفادہ کی گزارش کی ہے۔

## والدین کی خدمت اور احترام کا پیغام، فادرز ڈے کے موقع پر نیوارا کیمپس کی منفرد سرگرمی

مالیگاؤں: ۲۵/جون (راست): نیوارا انگلش میڈیم اسکول اینڈ جونیئر کالج اور نیوارا سیمی انگلش نیٹ ورک میں فادرز ڈے کے موقع پر طلبہ کے لیے وشنگ کارڈ ایکٹیویٹی کا انعقاد کیا گیا۔ فادرز ڈے اگرچہ 21 جون بروز اتوار کو تھا، تاہم اتوار کی تعطیل کے باعث یہ سرگرمی ایک روز قبل بروز سنیچر منعقد کی گئی۔ اس سرگرمی کا مقصد طلبہ میں اپنے والد کے لیے محبت، احترام اور تشکر کے جذبات کو فروغ دینا تھا۔ طلبہ نے نہایت جوش وخروش کے ساتھ خوبصورت اور تخلیقی وشنگ کارڈز تیار کیے، جن پر والدین کے لیے محبت بھرے پیغامات، دعائیں اور نیک تمنائیں درج کی گئیں۔ اس سرگرمی کے ذریعے طلبہ کی تخلیقی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے ساتھ ساتھ خاندانی رشتوں، بالخصوص والد محترم کی اہمیت کو بھی اجاگر کیا گیا۔ تمام طلبہ کی شرکت قابل ستائش رہی اور اس موقع پر اسکول میں خوشی، محبت اور خاندانی اقدار سے بھرپور ماحول دیکھنے میں آیا۔ یہ پروگرام کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا اور طلبہ کے لیے ایک یادگار تجربہ ثابت ہوا۔ اس موقع پر اسکول انتظامیہ نے اسکول کے چیئرمین اظہر مہدی اور چیئرپرسن عرفانہ اظہر مہدی کا اظہار تشکر کیا، جو طلبہ کی کردار سازی اور اخلاقی تربیت کے لیے ہمیشہ کوشاں رہتے ہیں اور اساتذہ کو مکمل رہنمائی فراہم کرتے ہیں تاکہ ننھے ذہنوں میں اعلیٰ اقدار اور بہترین اخلاق پروان چڑھ سکیں۔

## بھیونڈی میں بھیڑ کا فائدہ اٹھا کر خاتون کی 1.60 لاکھ روپے مالیت کی سونے کی چین چوری

بھیونڈی (شارف انصاری):- بھیونڈی کے انجور-دیوے گاؤں واقع باگیشور دھام مندر کے احاطے میں ایک مذہبی پروگرام کے دوران بھیڑ کا فائدہ اٹھا کر ایک معمر خاتون کے گلے سے تقریباً 1 لاکھ 60 ہزار روپے مالیت کی سونے کی چین چوری کیے جانے کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ نارپولی پولیس نے نامعلوم ملزم کے خلاف مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی ہے۔ پولیس کے مطابق شکایت کنندہ کی شناخت ڈومبیولی مغرب کی رہائشی 60 سالہ کانتی اُبھمنیو پاٹل کے طور پر ہوئی ہے، جو مچھلی فروخت کرنے کا کام کرتی ہیں۔ انہوں نے پولیس کو دی گئی شکایت میں بتایا کہ 22 جون 2026 کی شام تقریباً 5:30 بجے وہ اپنی بھتیجی روپالی کے ساتھ باگیشور دھام مندر کی سیڑھیوں کے پاس منعقد مذہبی خطاب میں شرکت کے لیے پہنچی تھیں۔ شکایت کے مطابق درشن کے دوران کافی بھیڑ تھی اور اسی دوران جب وہ ہاتھ اٹھا کر درشن کر رہی تھیں، تبھی کسی نامعلوم شخص نے ان کے گلے سے سونے کی چین چرا لی۔ چوری ہونے والی چین کی قیمت تقریباً 1 لاکھ 60 ہزار روپے بتائی گئی ہے۔ واقعے کے بعد مندر کے احاطے میں افراتفری مچ گئی۔ متاثرہ خاتون نے فوری طور پر اس کی اطلاع پولیس کو دی، جس کے بعد پولیس نے موقع کا معائنہ کر کے اطراف میں نصب سی سی ٹی وی کیمروں کی جانچ شروع کر دی ہے۔ نارپولی پولیس اسٹیشن میں اس معاملے میں جرم نمبر 689/2026 کے تحت بھارتیہ نیائے سنہتا کی دفعہ 303(2) کے تحت نامعلوم ملزم کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا ہے۔

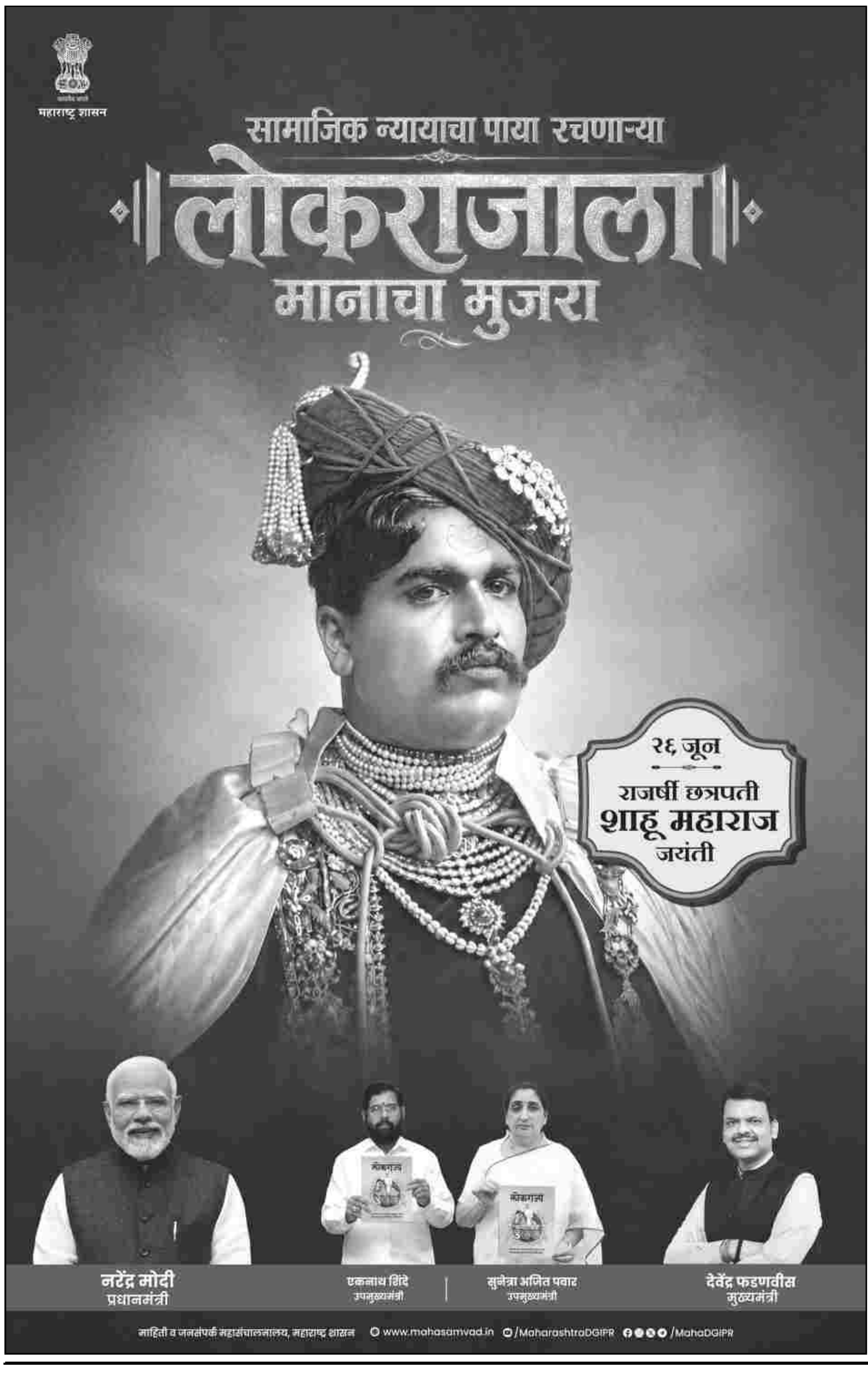


## بھیونڈی میں میعاد ختم شدہ غذائی اشیا کے مبینہ گورکھ دھندے کا انکشاف

### ڈیڑھ ٹن سڑا گلا غذائی ذخیرہ ضبط، دو کے خلاف مقدمہ درج، رئیس شیخ کی پہل پر ایف ڈی اے کی بڑی کارروائی

بھیونڈی: ۲۵/جون (شارف انصاری):- بھیونڈی میں سڑی گلی اور میعاد ختم شدہ غذائی اشیا کو غیر قانونی طریقے سے ٹھکانے لگانے اور دوبارہ بازار تک پہنچانے کے سنگین معاملے نے فوڈ سیفٹی نظام پر بڑے سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن (ایف ڈی اے) کی شکایت پر کونگاؤں پولیس نے دو افراد کے خلاف بھارتیہ نیائے سنہتا (بی این ایس) اور فوڈ سیفٹی اینڈ اسٹینڈرڈز ایکٹ کی مختلف دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا ہے۔ اس کارروائی میں مبینہ طور پر ڈیڑھ ٹن سے زائد میعاد ختم شدہ غذائی اشیا کا ذخیرہ ضبط کیا گیا ہے۔ اس معاملے کو بے نقاب کرنے میں بھیونڈی مشرق کے سماجوادی پارٹی کے رکن اسمبلی رئیس شیخ کا کردار اہم مانا جا رہا ہے، جنہوں نے اسمبلی سے لے کر انتظامی سطح تک اس مسئلے کو مسلسل اٹھایا۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق 24 جون 2026 کو بھیونڈی کے سراولی گاؤں میں واقع ایک بڑے لاجسٹک اور ڈسٹری بیوشن سینٹر پر ایف ڈی اے کی ٹیم نے چھاپہ مارا۔ فوڈ سیفٹی افسر اروند وسنت کنڈیلکر کی شکایت کی بنیاد پر یہ کارروائی کی گئی۔ معائنے کے دوران بڑی مقدار میں ایسی غذائی اشیا پائی گئیں جو مبینہ طور پر انسانی استعمال کے لیے ناموزوں، خراب یا میعاد ختم شدہ ہو چکی تھیں۔ ایف ڈی اے کی شکایت کے مطابق ان غذائی اشیا کو ضابطے کے مطابق تلف کرنے کے بجائے جعلی دستاویزات اور مبینہ ملی بھگت کے ذریعے دوبارہ فوڈ سپلائی چین میں شامل کر کے بازار تک پہنچانے کی کوشش کی جا رہی تھی۔ یہ معاملہ صرف قواعد کی خلاف ورزی تک محدود نہیں بلکہ عام صارفین، خاص طور پر غریب اور کم آمدنی والے طبقے کی صحت کے ساتھ سنگین کھلواڑ کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ تحقیقات میں سامنے آیا کہ میعاد ختم شدہ غذائی اشیا کو تلف کرنے کا کام مبینہ طور پر آر کے ٹریڈرس کو سونپا گیا تھا۔ الزام ہے کہ اس فرم کے مالک رحمان کے۔ نے غذائی اشیا کے تلف کرنے سے متعلق ضابطوں پر عمل کیے بغیر جعلی ڈسپوزل سرٹیفکیٹ جاری کیے۔ وہیں ایمیزون ریٹیل انڈیا پرائیویٹ لمیٹڈ سے وابستہ مغربی خطے کے سہولت منیجر سوم شیکھر بسوراج کونور اور دیگر متعلقہ ملازمین کا کردار بھی جانچ کے دائرے میں ہے۔ الزام ہے کہ میعاد ختم شدہ غذائی اشیا کو بظاہر قانونی طور پر تلف شدہ ظاہر کر کے ریکارڈ سے غائب کیا جاتا تھا اور بعد میں مبینہ طور پر انہیں دوبارہ فروخت کے نظام میں شامل کیا جاتا تھا۔ کونگاؤں پولیس نے اس معاملے میں جرم نمبر 277/2026 کے تحت مقدمہ درج کیا ہے۔ ایف آئی آر میں بی این ایس کی دفعات 318(4)، 274، 3(5) اور فوڈ سیفٹی اینڈ اسٹینڈرڈز ایکٹ کی دفعات 26(1)، 26(2)(i)، 27(1)، 27(3)(e) اور 31(1) شامل کی گئی ہیں۔ خبر لکھے جانے تک کسی بھی ملزم کی گرفتاری نہیں ہوئی تھی۔ پولیس کے مطابق غذائی اشیا کے تلف کرنے سے متعلق دستاویزات، اسٹاک ریکارڈ، نقل و حمل کی تفصیلات اور دیگر شواہد کی جانچ کی جا رہی ہے۔ معاملے کی تفتیش پولیس سب انسپکٹر سنتوش بوراڈے کر رہے ہیں۔ اسمبلی سے ویئر ہاؤس تک: رئیس شیخ نے اٹھایا مسئلہ اس پورے معاملے میں رکن اسمبلی رئیس شیخ کی سرگرمی خاص طور پر زیر بحث ہے۔ حال ہی میں بھیونڈی کے کھنڈوپاڑا علاقے میں شاورما کھانے کے بعد بڑی تعداد میں لوگوں کے بیمار پڑنے کے واقعے کے بعد انہوں نے بھیونڈی کے ویئر ہاؤسز میں رکھے جانے والے غذائی ذخائر کی نگرانی کا مسئلہ سنجیدگی سے اٹھایا تھا۔ بتایا جاتا ہے کہ ریاستی اسمبلی کے مانسون اجلاس میں بھی رئیس شیخ نے بھیونڈی کے گوداموں سے میعاد ختم شدہ غذائی اشیا کی مبینہ دوبارہ فروخت کا معاملہ زور و شور سے اٹھایا اور حکومت سے فوری کارروائی کا مطالبہ کیا۔ ان کے مسلسل دباؤ اور شکایات کے بعد ایف ڈی اے نے سراولی سمیت کئی گوداموں پر چھاپہ مار کارروائیاں کیں۔ ذرائع کے مطابق ایف ڈی اے نے گزشتہ دو دنوں میں بھیونڈی کے آٹھ گوداموں پر کارروائی کرتے ہوئے تقریباً 45 لاکھ روپے مالیت کا میعاد ختم شدہ غذائی ذخیرہ ضبط کیا ہے۔ اس سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ معاملہ کسی ایک گودام یا ایک فرم تک محدود نہیں ہو سکتا بلکہ لاجسٹکس اور سپلائی چین کی سطح پر بڑے نیٹ ورک کے خدشات کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ معاملے پر ردعمل دیتے ہوئے رکن اسمبلی رئیس شیخ نے کہا کہ بھیونڈی ملک کا ایک بڑا لاجسٹک ہب ہے، جہاں کئی بڑی کمپنیوں کے ویئر ہاؤس اور ڈسٹری بیوشن سینٹر قائم ہیں۔ ایسے میں اگر میعاد ختم شدہ غذائی اشیا کو ضابطے کے مطابق تلف کرنے کے بجائے ویئر ہاؤس سے باہر نکال کر دوبارہ بازار میں فروخت کیا جا رہا ہے، تو یہ صرف قانون کی خلاف ورزی نہیں بلکہ غریب اور عام شہریوں کی صحت کے ساتھ سیدھا کھلواڑ ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ کچھ کمپنیاں اور ان سے جڑے عناصر بغیر بل اور بغیر قانونی دستاویزات کے غذائی اشیا دوبارہ بازار میں لا کر منافع کما رہے ہیں۔ رئیس شیخ نے ریاستی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ اس پورے نیٹ ورک کے پیچھے موجود اصل سرغنوں کی شناخت کر کے ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے، تاکہ بھیونڈی جیسے شہر کو "ایکسپائرڈ فوڈ سپلائی" کا مرکز بننے سے روکا جا سکے۔ اس کارروائی کے بعد سب سے بڑا سوال یہی ہے کہ کیا یہ میعاد ختم شدہ اور خراب غذائی اشیا پہلے ہی بازار تک پہنچ رہی تھیں؟ اگر تحقیقات میں یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ تلف کیے جانے والے غذائی مواد کو دوبارہ فروخت میں شامل کیا جا رہا تھا، تو یہ معاملہ صرف مالی بے ضابطگی نہیں بلکہ عوامی صحت کے خلاف سنگین مجرمانہ سازش ثابت ہو سکتا ہے۔ بھیونڈی جیسے گنجان آبادی والے اور تیزی سے ترقی کرنے والے لاجسٹک شہر میں اس نوعیت کا معاملہ سامنے آنا انتظامیہ، کمپنیوں اور فوڈ سیفٹی نظام تینوں کے لیے ایک بڑی وارننگ ہے۔ فی الحال پولیس اور ایف ڈی اے کی جانچ جاری ہے، لیکن اس کارروائی نے یہ واضح کر دیا ہے کہ ویئر ہاؤسز میں رکھے میعاد ختم شدہ غذائی اشیا کے تلف کرنے کے عمل پر اب سخت نگرانی کی ضرورت ہے۔

## باپ کی خاموش محبت

کچھ لوگ محبت کا اظہار الفاظ سے کرتے ہیں۔ اور کچھ اپنی پوری زندگی سے۔ ایک والد انہی لوگوں میں سے ہوتا ہے۔ وہ شاید روز "میں تم سے محبت کرتا ہوں" نہ کہے، لیکن اس کی محنت، فکر اور قربانیاں ہر دن یہ بات ثابت کرتی ہیں۔ وہ اپنی تھکن چھپا لیتا ہے، اپنی خواہشات قربان کر دیتا ہے اور اپنی اولاد کے چہرے کی ایک مسکراہٹ کے لیے پوری زندگی جدوجہد کرتا ہے۔ اکثر بچے ماں کی محبت کو محسوس کر لیتے ہیں، مگر باپ کی محبت کو سمجھنے میں برسوں لگ جاتے ہیں۔ کیونکہ والد محترم محبت دکھاتے کم ہے، نبھاتے زیادہ ہیں۔ آج یوم والد پر ایک لمحہ نکالیں اور اپنے والد کو بتائیں کہ آپ ان کی محنت، دعاؤں اور خاموش محبت کی قدر کرتے ہیں۔ کیونکہ ہر بچے کی کامیابی کے پیچھے اکثر ایک باپ کی بے شمار قربانیاں چھپی ہوتی ہیں۔ باپ گھر کی وہ مضبوط دیوار ہے جس کا سہارا اکثر تب محسوس ہوتا ہے جب وہ سامنے نہ ہو۔

آصف پلاسٹک والا
ربانی ٹاور، مدنپورہ، ممبئی ۱۱
9323793996

## زندگی کا نام ہی چیلنج ہے

اسے قبول کرو اور طوفان بن کر آگے بڑھو۔ جن لوگوں کو وراثت میں محل، جائیداد یا بینک بیلنس نہیں ملتا، انہیں وراثت میں محنت ملتی ہے۔ انہیں ایسی زمین ملتی ہے جہاں سے اٹھ کر وہ اپنی قسمت بدل سکتے ہیں اور ایک نئی تاریخ رقم کر سکتے ہیں۔ اگر تمہیں سب کچھ تیار حالت میں نہیں ملا، تو اٹھو، جدوجہد کرو، اور حالات کا ڈٹ کر مقابلہ کرو۔ اپنی محنت اور عزم سے اپنے خاندان کو تنگ دستی اور محرومی سے نکالو۔ اپنی زندگی کی ایسی داستان لکھو جس کا ہیرو بن کر تم خود بھی فخر محسوس کرو۔ ورنہ بے مقصد زندگی تو ویسے بھی گزاری جا سکتی ہے۔ اب فیصلہ تمہارے ہاتھ میں ہے۔ تم نے آسمان کی بلندیوں کو چھونا ہے یا پھر خوف اور مایوسی میں گھٹ گھٹ کر زندگی گزارنی ہے۔ جو لوگ حالات کے سامنے جھک جاتے ہیں وہ ممکن مر رہ جاتے ہیں، اور جو حالات سے لڑتے ہیں وہی اپنی پہچان بناتے ہیں۔

آصف پلاسٹک والا
ربانی ٹاور، مدنپورہ، ممبئی ۱۱
9323793996

## مرکھیل پولیس کی کامیاب کارروائی

## گمشدہ 7 موبائل فون مالکان کے حوالے

ناندیڑ/دیگلور:(ورق تازہ نیوز) مرکھیل پولیس نے ایک کامیاب کارروائی کرتے ہوئے 1 لاکھ 57 ہزار روپے مالیت کے 7 گمشدہ موبائل فونز تلاش کر کے ان کے اصل مالکان کے حوالے کر دیے۔ پولیس کے مطابق دیگلور تعلقہ کے مختلف شہریوں کے موبائل فون گم ہونے کی شکایات موصول ہوئی تھیں۔ اس سلسلے میں پولیس نے خفیہ اطلاعات اور جدید تکنیکی ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے تحقیقات شروع کیں۔ پولیس نے سی ای آئی آر (CEIR) پورٹل پر گمشدہ موبائل فونز کی معلومات اپ لوڈ کر کے ان کے IMEI نمبروں کی ٹریکنگ کی اور مختلف موبائل سروسز سے حاصل شدہ تکنیکی معلومات کی بنیاد پر موبائل فونز کا سراغ لگایا۔ یہ کارروائی ناندیڑ کے پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلابھ روہن، ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ارچنا پاٹل (بھوکر)، ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سورج گرو (ناندیڑ) اور سب ڈویژنل پولیس آفیسر سنکیت گوساوی (دیگلور) کی رہنمائی میں انجام دی گئی۔

اس کارروائی میں مرکھیل پولیس اسٹیشن کے انچارج روی ہنڈیکر، پولیس ب انسپکٹر ولاس پوار، کانسٹیبل نارائن ینگالے اور سندیپ بودیمواڑ نے اہم کردار ادا کیا۔ پولیس نے مختلف کمپنیوں کے مجموعی طور پر 7 موبائل فونز، جن کی مالیت تقریباً 1 لاکھ 57 ہزار روپے ہے، برآمد کر کے اصل مالکان کے حوالے کیے۔ اس کامیاب کارروائی سے شہریوں کا پولیس پر اعتماد مزید مضبوط ہوا ہے۔ اس شاندار کارکردگی پر پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلابھ روہن نے کارروائی میں شامل تمام افسران اور اہلکاروں کی ستائش کرتے ہوئے انہیں مبارکباد پیش کی ہے۔

## روٹے گاؤں میں ٹاور کار سائیڈنگ اور شیڈ کا افتتاح،

## ناندیڑ ریلوے ڈویژن کی OHE دیکھ بھال کو نئی طاقت

ناندیڑ، 25 جون: جنوبی وسطی ریلوے کے ناندیڑ ڈویژن میں اوور ہیڈ الیکٹریکل آلات (OHE) کی دیکھ بھال اور مرمت کے نظام کو مزید موثر بنانے کے لیے روٹے گاؤں یارڈ میں خصوصی ٹاور کار سائیڈنگ اور ٹاور کار شیڈ کا افتتاح کر دیا گیا ہے۔ یہ سہولت 18 مئی 2026 سے باضابطہ طور پر فعال ہو چکی ہے۔ ناندیڑ ڈویژن کے نو قائم شدہ ٹریکشن ڈسٹری بیوشن (TRD) شعبے کو حال ہی میں تقریباً چھ ٹاور کاریں (OHE معائنہ گاڑیاں) فراہم کی گئی ہیں۔ ان گاڑیوں کی مدد سے اوور ہیڈ الیکٹریکل نظام کی روزانہ دیکھ بھال، باقاعدہ معائنہ، خرابی کی صورت میں فوری مرمت اور ہنگامی بحالی کے کام تیزی اور موثر انداز میں انجام دیے جا سکیں گے۔ ریلوے حکام کے مطابق ٹاور کاروں کے بہتر استعمال کے لیے ایسے یارڈ میں خصوصی اسٹیبلنگ سہولت کی ضرورت تھی جہاں دیکھ بھال کا عملہ چوبیس گھنٹے دستیاب ہو۔ اسی مقصد کے تحت روٹے گاؤں میں جدید سائیڈنگ اور شیڈ تعمیر کیا گیا ہے۔ اس نئی سہولت کے ذریعے ٹاور کاروں کو محفوظ طریقے سے کھڑا رکھا جا سکے گا اور OHE میں کسی بھی خرابی، معائنے یا ہنگامی صورتحال کے دوران انہیں فوری طور پر موقع پر روانہ کیا جا سکے گا۔ اس سے OHE نظام کی دستیابی، بھروسے اور دیکھ بھال کی کارکردگی میں نمایاں اضافہ متوقع ہے۔ انکائی تا مدکھیڑ مرکزی ریلوے لائن پر قائم کیا گیا یہ پہلا ٹاور کار سائیڈنگ اور شیڈ ہے، جو ناندیڑ ڈویژن کے OHE بنیادی ڈھانچے کو مضبوط بنانے کی جانب ایک اہم سنگِ میل قرار دیا جا رہا ہے۔ ریلوے انتظامیہ کا کہنا ہے کہ اس سہولت کے باعث خرابیوں پر ردِعمل کا وقت کم ہوگا، ریلوے خدمات کی بحالی میں تیزی آئے گی، دیکھ بھال مزید موثر بنے گی اور مسافروں کے لیے ریلوے سفر کی حفاظت اور بھروسے میں اضافہ ہوگا۔ یہ منصوبہ بھارتی ریلوے کے محفوظ، موثر اور قابلِ اعتماد ریلوے خدمات فراہم کرنے کے عزم کو مزید مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کرے گا۔

## ناندیڑ ضلع میں چوری، لوٹ مار، دھوکہ دہی اور

## غیر قانونی شراب فروشی کے متعدد مقدمات درج

ناندیڑ، 25 جون:(ورق تازہ نیوز) ناندیڑ ضلع کے مختلف پولیس تھانوں کی حدود میں گھر پھوڑی، لوٹ مار، دھوکہ دہی اور غیر قانونی شراب فروشی کے واقعات پیش آئے ہیں، جن کے سلسلے میں پولیس نے مقدمات درج کر کے تحقیقات شروع کر دی ہیں۔

### دو مختلف مقامات پر گھر میں چوری، لاکھوں روپے کا مال مسروقہ

شیواجی نگر پولیس تھانے کی حدود میں نارائن نگر، ناندیڑ میں نامعلوم چوروں نے ایک بند مکان کا تالا توڑ کر اندر داخل ہوتے ہوئے سونے کے زیورات اور نقد رقم سمیت تقریباً 1 لاکھ 35 ہزار روپے مالیت کا سامان چوری کر لیا۔ اس معاملے میں شیو لکشمی راجیش سودتو (36) کی شکایت پر مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔

اسی طرح ایئرپورٹ پولیس اسٹیشن کی حدود میں ہری اوم نگر، تاروڑا (ب) میں نامعلوم چوروں نے ایک گھر کا تالا توڑ کر سونے چاندی کے زیورات اور نقد رقم سمیت 70 ہزار روپے مالیت کا سامان چرا لیا۔ اس سلسلے میں سچن کشور جاؤلیکر (33) کی شکایت پر مقدمہ درج کر کے تحقیقات شروع کر دی گئی ہیں۔

### خاتون سے پرس اور نقد رقم چھین لی گئی

بھوکر کے عدالتی احاطے کے قریب ایک خاتون کے ساتھ جھگڑا اور لوٹ مار کا واقعہ پیش آیا۔ پولیس کے مطابق منیشا مکندراؤ سونکا مبلے نامی خاتون نے وانیتا رام راؤ راٹھوڑ (43) سے بحث و تکرار کے بعد ان کا پرس چھین لیا، جس میں 1500 روپے نقد موجود تھے۔ پولیس نے مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی ہے۔

### ٹور کمپنی کے نام پر ایک لاکھ سے زائد کی دھوکہ دہی

ایئرپورٹ پولیس اسٹیشن کی حدود میں کیشوے نگر، ہنومان گڑھ کے رہائشی اچیوت بھیم راؤ کوموار (75) کو دو افراد نے خود کو ایک ٹور کمپنی کا ایجنٹ ظاہر کرتے ہوئے سیاحتی سفر پر لے جانے کا جھانسہ دیا اور ان سے 1 لاکھ 7 ہزار 100 روپے وصول کر لیے۔ شکایت کے مطابق ملزمان تمئے چٹے اور جئے دیپ شری رنگ کاشکیر (ساکنان پونے) نے منصوبہ بندی کے تحت یہ دھوکہ دہی کی۔ پولیس نے مقدمہ درج کر کے مزید تحقیقات کا آغاز کر دیا ہے۔

### غیر قانونی شراب فروشی کے خلاف کارروائی

ناندیڑ دیہی پولیس نے وازیگاؤں تا مدکھیڑ روڈ پر کارروائی کرتے ہوئے ناگیش سارنگ سنگیکر (23) ساکن لال واڑی، ناندیڑ کو گرفتار کیا۔ ملزم کے قبضے سے بغیر اجازت فروخت کے لیے رکھی گئی دیسی شراب "ٹھنگری سنترا" برآمد کی گئی، جس کی مالیت 7 ہزار 200 روپے بتائی گئی ہے۔ پولیس نے متعلقہ دفعات کے تحت مقدمہ درج کر کے مزید کارروائی شروع کر دی ہے۔

### تیل، گیس اور کھاد لے کر 30 ہندوستانی جہاز آبنائے ہرمز سے روانہ

تہران: ایران اور امریکہ کے درمیان ہونے والے حالیہ معاہدے کے بعد دنیا کی سب اہم آبی گزرگاہوں میں سے ایک آبنائے ہرمز میں حالات معمول پر آتے دکھائی دے رہے ہیں۔ بتایا جا رہا ہے کہ اب تک ہندوستان سے متعلق 30 بحری جہاز اس اسٹریٹجک سمندری راستے سے بحفاظت گزر چکے ہیں، جب کہ 26 دیگر جہاز ابھی بھی خلیجی علاقے میں گزرنے کا انتظار کر رہے ہیں۔

## خریف کی بوائی میں جلد بازی نہ کریں، 80 سے 100 ملی میٹر بارش کے بعد ہی بوائی کریں: زرعی افسر

ناندیڑ، 25 جون: خریف سیزن کے پیش نظر کسانوں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ بوائی میں جلد بازی نہ کریں بلکہ سائنسی طریقہ کار کے مطابق منصوبہ بندی کریں۔ تعلقہ زرعی افسر اردھاپور نے کہا ہے کہ علاقے میں کم از کم 80 سے 100 ملی میٹر بارش ہونے کے بعد ہی بوائی کی جائے تاکہ زمین میں مناسب نمی پیدا ہو اور بیجوں کا اگاؤ بہتر ہو سکے۔ انہوں نے کہا کہ مناسب نمی کی موجودگی فصل کی ابتدائی نشوونما کے لیے سازگار ماحول فراہم کرتی ہے۔ کسانوں کو چاہیے کہ بوائی سے قبل محکمہ زراعت کی جانب سے وقتاً فوقتاً جاری کیے جانے والے موسمیاتی مشوروں پر عمل کریں۔ موسمی تبدیلیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے صحیح وقت پر بوائی کرنے سے فصلوں کو لاحق خطرات کم کیے جا سکتے ہیں۔ تعلقہ زرعی افسر نے مزید کہا کہ بوائی سے پہلے بیجوں کی اگاؤ (جرمینیشن) جانچ ضرور کی جائے تاکہ بیجوں کی صلاحیت کا اندازہ ہو سکے۔ کم اگاؤ والے بیج استعمال کرنے کی صورت میں مطلوبہ پودوں کی تعداد حاصل نہیں ہوتی، جس سے پیداوار متاثر ہو سکتی ہے۔ انہوں نے کسانوں کو مشورہ دیا کہ بیجوں کو پھپھوندی اور کیڑوں سے ہونے والی بیماریوں سے محفوظ رکھنے کے لیے سفارشات کے مطابق بیجوں کی پروسیسنگ (بیج علاج) کرنے کے بعد ہی بوائی کی جائے۔ اس کے علاوہ تصدیق شدہ اور معیاری بیجوں کا استعمال، متوازن کھادوں کا انتظام اور محکمہ زراعت کی رہنمائی میں بوائی کی منصوبہ بندی کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ مناسب منصوبہ بندی، جدید زرعی تکنیکوں کے استعمال اور موسمی حالات کے مطابق فیصلے کرنے سے خریف سیزن میں بہتر پیداوار حاصل کی جا سکتی ہے۔ لہٰذا تمام کسان بھائی محکمہ زراعت کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے محفوظ اور کامیاب خریف سیزن کے لیے تیاریاں کریں۔

## ناندیڑ: 25 تا 29 جون تک یلو الرٹ جاری، شہری احتیاط برتیں

ناندیڑ، 25 جون:(ورق تازہ نیوز) علاقائی محکمہ موسمیات، ممبئی نے 25 جون 2026 کو دوپہر 3:04 بجے جاری کردہ اطلاع میں ناندیڑ ضلع کے لیے 25 سے 29 جون 2026 تک پانچ دنوں کے لیے یلو (Yellow) الرٹ جاری کیا ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق 25 جون کو ضلع کے مختلف مقامات پر 30 سے 40 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے تیز ہوائیں چلنے، گرج چمک اور آسمانی بجلی کے ساتھ موسلادھار بارش ہونے کا امکان ہے۔ اسی طرح 26 سے 29 جون تک ضلع کے بعض علاقوں میں 30 سے 40 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے تیز ہوائیں، گرج چمک، آسمانی بجلی اور ہلکی سے درمیانی بارش ہونے کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ انتظامیہ نے تمام متعلقہ محکموں اور عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ ممکنہ قدرتی آفات کے پیش نظر مکمل احتیاطی تدابیر اختیار کریں۔

### آسمانی بجلی اور گرج چمک کے دوران کیا کریں؟

1. اگر گرج چمک کے ساتھ بارش کی پیش گوئی ہو تو غیر ضروری طور پر گھر سے باہر نہ نکلیں۔
2. کھلے میدان میں ہوں اور محفوظ عمارت دستیاب نہ ہو تو نشیبی جگہ پر بیٹھ جائیں اور سر گھٹنوں میں رکھیں۔
3. بجلی چمکنے کی صورت میں فوراً کسی محفوظ عمارت یا گھر میں پناہ لیں۔
4. گھر کی بالکونی، چھت یا برآمدے میں کھڑے نہ رہیں۔
5. گھر میں موجود برقی آلات فوری طور پر بند کر دیں۔
6. تاروں کی باڑ، بجلی کے کھمبوں اور دیگر لوہے کی اشیاء سے دور رہیں۔
7. اگر پانی میں کھڑے ہوں تو فوراً باہر نکل آئیں۔

### کن باتوں سے پرہیز کریں؟

1. گرج چمک کے دوران لینڈ لائن فون استعمال نہ کریں۔
2. شاور کے نیچے نہائیں نہیں اور پانی کے نلکوں یا پائپ لائن کو ہاتھ نہ لگائیں۔
3. کسی بھی برقی آلے کا استعمال نہ کریں۔
4. لوہے کے ڈھانچے والے ٹینٹ یا شیڈ میں پناہ نہ لیں۔
5. اونچے درختوں کے نیچے کھڑے نہ ہوں۔
6. دھاتی میناروں یا ٹاورز کے قریب نہ جائیں۔
7. گھر کے اندر ہوں تو کھلے دروازے یا کھڑکی سے بجلی گرتے ہوئے نہ دیکھیں، کیونکہ یہ بھی خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔

انتظامیہ نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ موسم سے متعلق سرکاری ہدایات پر عمل کریں اور کسی بھی ہنگامی صورتحال میں مقامی انتظامیہ سے رابطہ کریں۔

### ریلوے مسافروں کے لیے اہم اطلاع

### 4 جولائی کو امراوتی۔پونے ایکسپریس صرف ہڈپسر تک چلے گی

پونے، 25 جون: وسطی ریلوے کے پونے ڈویژن میں پونے یارڈ کے اندر موجود ٹریک ڈھانچے میں DDS پوائنٹ نمبر 207/208 کی تبدیلی کا کام انجام دیا جائے گا۔ اس کام کے لیے ٹریفک اور بجلی بلاک لیے جانے کے سبب بعض ٹرین خدمات متاثر ہوں گی۔ ریلوے انتظامیہ کی جانب سے جاری اطلاع کے مطابق ٹرین نمبر 11406 امراوتی۔پونے ایکسپریس جو 4 جولائی 2026 کو امراوتی سے روانہ ہوگی، اسے پونے کے بجائے ہڈپسر (HDP) اسٹیشن تک ہی چلایا جائے گا۔ اس روز مذکورہ ٹرین کی ہڈپسر سے پونے تک کی سروس منسوخ رہے گی۔ لہٰذا 4 جولائی کو سفر کرنے والے مسافروں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ اپنی سفری منصوبہ بندی اسی کے مطابق کریں۔ ریلوے حکام کے مطابق یہ کام ریلوے بنیادی ڈھانچے کو مزید محفوظ اور موثر بنانے کے لیے کیا جا رہا ہے، جس کے باعث عارضی طور پر ٹرین خدمات میں تبدیلی کی گئی ہے۔

## ہندو کھاٹک سماج کے مستحق افراد کے لیے قرض و امدادی اسکیموں کا اعلان

ناندیڑ، 25 جون: ہندو کھاٹک سماج آرتھک وکاس مہامنڈل لمیٹڈ (مہاتما پھلے پسماندہ طبقات ترقیاتی مہامنڈل لمیٹڈ کی ذیلی کمپنی) کے ناندیڑ ضلعی دفتر کی جانب سے مالی سال 2026-27 کے لیے مختلف قرض اور امدادی اسکیمیں نافذ کی جا رہی ہیں۔ ان اسکیموں کے لیے ہیڈ آفس کی جانب سے اہداف مقرر کر دیے گئے ہیں۔ موصولہ اہداف کے مطابق امدادی اسکیم کے لیے 5، بیج سرمایہ (Seed Capital) اسکیم کے لیے 5، براہِ راست قرض اسکیم کے لیے 10، این ایس ایف ڈی سی ٹرم لون کے لیے 4، این ایس ایف ڈی سی مائیکرو کریڈٹ اسکیم کے لیے 3 اور این ایس ایف ڈی سی اعلیٰ تعلیمی قرض اسکیم کے لیے 3 مستحقین کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں درج فہرست ذات (Scheduled Caste) سے تعلق رکھنے والے ہندو کھاٹک سماج کے اہل افراد سے درخواستیں طلب کی گئی ہیں۔ اسکیموں سے فائدہ اٹھانے کے لیے درخواست گزار کی عمر 18 سے 50 سال کے درمیان ہونا ضروری ہے۔ درخواست کے ساتھ ذات اور آمدنی کا اصل سرٹیفکیٹ، راشن کارڈ، آدھار کارڈ، پین کارڈ، ووٹر آئی ڈی کارڈ کی فوٹو کاپی، رہائشی سرٹیفکیٹ، کاروبار کا کوٹیشن، کاروباری مقام کا ثبوت، آدھار سے منسلک بینک پاس بک کی کاپی، اودیم آدھار، تعلیمی اسناد (ٹی سی اور مارک شیٹس)، متعلقہ کاروبار کی تربیت و تجربہ سرٹیفکیٹ، کاروباری لائسنس (شاپ ایکٹ) اور دو پاسپورٹ سائز تصاویر جمع کرانا لازمی ہوگا۔ دلچسپی رکھنے والے اہل امیدوار درخواست جمع کرانے یا مزید معلومات حاصل کرنے کے لیے مہاتما پھلے پسماندہ طبقات ترقیاتی مہامنڈل لمیٹڈ، بھارت رتن ڈاکٹر باباصاحب امبیڈکر سماجی انصاف بھون، نمسکار چوک، گیان ماتا اسکول کے سامنے، ناندیڑ میں براہِ راست رابطہ کر سکتے ہیں۔ ضلع ناندیڑ کے درج فہرست ذات سے تعلق رکھنے والے ہندو کھاٹک سماج کے زیادہ سے زیادہ افراد سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ ان قرض اور امدادی اسکیموں سے فائدہ اٹھائیں۔ یہ اپیل ہندو کھاٹک سماج آرتھک وکاس مہامنڈل لمیٹڈ، ناندیڑ کے ضلعی مینیجر نے کی ہے۔

### وزیر اعظم نریندر مودی سے ملے ایمیزون کے سی ای او اینڈی جیسی، 2030 تک ہندوستان میں 48 ارب ڈالر سرمایہ کاری کا کیا اعلان

ایمیزون کے سی ای او اینڈی جیسی نے بدھ (24 جون) کو وزیر اعظم نریندر مودی سے ملاقات کی۔ اس دوران جیسی نے ہندوستان کے لیے کمپنی کے عزم کا اعادہ کیا۔ جیسی نے ملک میں آرٹیفیشل انٹیلیجنس (اے آئی) اور کلاؤڈ انفراسٹرکچر کی توسیع کے لیے 2030 تک مزید 13 ارب ڈالر کی سرمایہ کاری کا اعلان بھی کیا۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر اینڈی نے وزیر اعظم مودی کے ساتھ ملاقات کی تصویر پوسٹ کرتے ہوئے لکھا کہ "وزیر اعظم نریندر مودی کے ساتھ ہندوستان میں ایمیزون کے مستقبل کے منصوبوں کے بارے میں ملاقات انتہائی شاندار رہی۔

### حج 2027 کیلئے آن لائن درخواست کا عمل شروع، جانیں اہم باتیں!

لکھنؤ: 25 جون (پی این ایس) 2027 کے مقدس حج پر جانے کے خواہش مند عازمین حج کے لیے اہم خبر آئی ہے۔ اتر پردیش کی ریاستی حج کمیٹی کے رکن شاہین انصاری نے بتایا کہ حج کمیٹی آف انڈیا نے حج 2027 کا باضابطہ اعلان کر دیا ہے۔ حج کے سفر میں دلچسپی رکھنے والے درخواست دہندگان آسانی سے حج کمیٹی کی آفیشل ویب سائٹ، hajcommittee.gov.in پر یا پھر حج سہولت موبائل ایپلیکیشن کے ذریعے آسانی سے آن لائن درخواست دے سکتے ہیں۔ شاہین انصاری کے مطابق آن لائن درخواست کا عمل 22 جون سے شروع ہو چکا ہے جس کی آخری تاریخ 20 جولائی 2026 مقرر کی گئی ہے، انہوں نے واضح کیا کہ اس آخری تاریخ کے بعد کوئی درخواستیں قبول نہیں کی جائیں گی اور نہ ہی تاریخ میں توسیع کی جائے گی۔ حج کے انتخاب کے عمل، پیشگی ادائیگی اور درخواست کے لیے درکار دستاویزات کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

قرعہ (ڈیجیٹل رینڈم سلیکشن) اور ایڈوانس ادائیگی:

شاہین انصاری نے بتایا کہ قرعہ (ڈیجیٹل رینڈم سلیکشن) کا عمل جولائی 2026 کے آخری ہفتے میں مکمل ہو جائے گا۔ عارضی طور پر منتخب ہونے والے ہر حاجی کو 10 اگست 2026 تک 1,52,300 روپے کی ایڈوانس رقم جمع کروانے کی ضرورت ہوگی۔

سیٹ کینسلیشن پر کٹوتی: انہوں نے خبردار کیا کہ اگر کوئی حاجی انتخاب کے بعد اپنی سیٹ منسوخ کرتا ہے تو حج 2027 کے رہنما خطوط کے مطابق جمع شدہ رقم سے ایک مقررہ کٹوتی کی جائے گی۔ اس لیے عازمین کو مکمل تیاری اور پختہ عزم کے بعد ہی درخواست دینا

## ملک میں منوودای اور آئین پسند قوتوں کی لڑائی

### آئین کے تحفظ کی جدوجہد میں درج فہرست ذاتوں کا کردار نہایت اہم: ہرش وردھن سپکال

ممبئی: ملک میں اس وقت جمہوریت اور آئین خطرے میں ہیں۔ راشٹریہ سویم سیوک سنگھ اور بھارتیہ جنتا پارٹی ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر کے عطا کردہ آئین کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ گزشتہ 12 برسوں سے آئین اور جمہوریت کو مسلسل پامال کیا جا رہا ہے اور اس کے خلاف ہمیں مضبوطی کے ساتھ جدوجہد کرنی ہوگی۔ ملک میں اس وقت منوودای اور آئین پسند قوتوں کے درمیان براہ راست لڑائی جاری ہے اور اس جدوجہد میں درج فہرست ذات (شیڈیولڈ کاسٹ) سماج کا کردار نہایت اہم ہے۔ یہ بات مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر ہرش وردھن سپکال نے کہی۔ کانگریس کے ریاستی صدر ہرش وردھن سپکال کی خصوصی موجودگی میں آج کانگریس ہیڈکوارٹر تلک بھون میں مہاراشٹر کانگریس کے درج فہرست ذات محکمہ کے نو مقررہ چیئرمین انیرُدھ ونکر کی عہدہ سنبھالنے کی تقریب منعقد ہوئی۔ اس موقع پر ریاستی کانگریس کے سینئر نائب صدر ایڈوکیٹ نتیش پاٹل، ریاستی جنرل سکریٹری سندیش کونڈولکر، درج فہرست ذات محکمہ کے سابق چیئرمین سدھارتھ ہتی امبیرے سمیت سیکڑوں عہدیداران موجود تھے۔ اس موقع پر ہرش وردھن سپکال نے کہا کہ راشٹریہ سویم سیوک سنگھ کو قائم ہوئے 100 سال مکمل ہو چکے ہیں، لیکن آج تک اس تنظیم کی باقاعدہ رجسٹریشن نہیں ہوئی ہے۔ اس کے مالی لین دین کی تفصیلات بھی کبھی عوام کے سامنے نہیں لائی گئیں۔ جو تنظیم معاشرے میں نفرت اور زہر پھیلانے کا کام کرتی ہے، اسی تنظیم کی ایک آئی پی ایس افسر کی جانب سے تعریف کی جاتی ہے اور اسے ایک اچھی تنظیم قرار دیا جاتا ہے، جو انتہائی سنگین معاملہ ہے۔ انہوں نے ملک کو درپیش خطرات کو سمجھتے ہوئے جدوجہد کے لیے تیار رہنے کی اپیل کی اور انیرُدھ ونکر کو ان کی نئی ذمہ داری کے لیے نیک خواہشات پیش کیں۔ اس موقع پر انیرُدھ ونکر نے کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی نے 2024 کے لوک سبھا انتخابات میں 400 پار کا نعرہ دیا تھا، جس کا مقصد آئین کو ختم کرنا تھا۔ بھارتیہ جنتا پارٹی اور راشٹریہ سویم سیوک سنگھ ملک میں منوودای نظام نافذ کرنا چاہتے ہیں۔ بی جے پی اور آر ایس ایس کی اس سازش کو لوک سبھا میں قائدِ حزب اختلاف راہل گاندھی نے بروقت سمجھ لیا اور ہاتھ میں آئین لے کر ملک بھر میں عوامی بیداری کی مہم چلائی، جس کے باعث بی جے پی کا منصوبہ ناکام ہو گیا۔ مگر یہ خطرہ ابھی ختم نہیں ہوا ہے۔ ملک کا آئین آج بھی خطرے میں ہے، اس حقیقت کو سمجھتے ہوئے کام کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ایس آئی آر (SIR) کے ذریعے دلتوں اور اقلیتی برادری کے افراد کے نام ووٹر لسٹ سے حذف کیے جا رہے ہیں، اس جانب خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اس موقع پر درج فہرست ذات محکمہ کے سابق چیئرمین سدھارتھ ہتی امبیرے نے بھی کارکنوں اور عہدیداروں سے خطاب کرتے ہوئے ان کی رہنمائی کی۔

## دھوکہ باز نکلا وکرانت: شادی کا جھانسہ دے کر عورت کی لوٹی عصمت

کانپور: 25 جون (پی این ایس) للولی تھانہ علاقہ کے ایک گاؤں کی رہنے والی خاتون سے شادی کا وعدہ کر کے ایک نوجوان نے عصمت لوٹی۔ پولیس سے شکایت کرنے پر اس نے ویڈیو وائرل کرنے کی دھمکی دی۔ پولیس نے ایف آئی آر درج کر لی ہے۔ خاتون نے بتایا کہ اس کی شادی کانپور شہر کے نوبستہ تھانہ علاقے میں پڑوس میں ہوئی تھی۔ اپنے شوہر کے شراب کے عادی ہونے کی وجہ سے وہ اپنے والدین کے گھر رہنے لگی۔ اس دوران اس کی ملاقات کوندر کے رہنے والے وکرانت سنگھ سے ہوئی۔ اس نے اس کا موبائل نمبر لیا اور اسے اپنی دکان پر بلایا۔ اس نے مبینہ طور پر اسے نشہ آور چیز پلائی اور اس کی فحش تصاویر اور ویڈیوز بنائیں۔

## ماں کو عاشق کے ساتھ نازیبا حرکت کرتا دیکھ بیٹا غصہ میں بے قابو، کلہاڑی سے حملہ کر کیا قتل

لکھنؤ: 25 جون (پی این ایس) لکھنؤ کے بی بی ڈی علاقے میں ایک چونکا دینے والا واقعہ سامنے آیا ہے۔ مبینہ طور پر اپنی ماں کو اپنے عاشق کے ساتھ نازیبا حرکت کرتے ہوئے دیکھ کر مشتعل نوجوان نے کلہاڑی سے حملہ کر دیا۔ شدید زخمی خاتون دوران علاج دم توڑ گئی، جبکہ پولیس نے ملزم بیٹے کو گرفتار کر لیا ہے۔ منگل کی صبح پیش آنے والے اس واقعہ کا اختتام بدھ کے روز اس وقت افسوسناک حالت میں ہوا جب 42 سالہ اوشا دیوی زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے چل بسیں۔ پولیس کے مطابق اوشا دیوی اصل میں بہار کے سیوان کی رہنے والی تھیں اور اپنے چھوٹے بیٹے کے ساتھ لکھنؤ کے انورا خورد علاقے میں کرائے کے مکان میں رہتی تھیں۔ اس کے شوہر کی تقریباً 15 سال قبل ایک سڑک حادثے میں موت ہو گئی تھی۔ خاندان کے افراد کے مطابق، اوشا دیوی ایک ہاسٹل میں باورچی کے طور پر کام کرتی تھی اور وہ مہندر پرتاپ کے قریب ہو گئی تھی، جو وہاں کام کرتا تھا۔ بتایا جا رہا ہے کہ ان کے رشتے کو لے کر خاندان میں پہلے بھی جھگڑے چل رہے تھے۔ متوفی کی بیٹی اور داماد نے بتایا کہ چند روز قبل اس بات پر اہل خانہ میں جھگڑا ہوا تھا۔ احمد آباد میں کام کرنے والے بڑے بیٹے سندیپ کو واقعہ کی اطلاع ملی۔ اطلاع ملنے کے بعد سندیپ منگل کی صبح لکھنؤ پہنچا۔ گھر پہنچ کر اس نے اپنی ماں اور مہندر کو ایک ساتھ دیکھا جس پر جھگڑا شروع ہو گیا۔ بتایا جا رہا ہے کہ جھگڑا بڑھنے کے بعد دونوں ٹیرس پر چلے گئے۔ اسی دوران سندیپ کلہاڑی لے کر پہنچا اور حملہ کر دیا۔ اوشا دیوی کے سر پر شدید چوٹیں آئیں۔ اسے فوری طور پر اسپتال لے جایا گیا، لیکن علاج کے دوران اس کی موت ہو گئی۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی پولیس نے جائے وقوعہ پر پہنچ کر تفتیش شروع کر دی۔ ملزم بیٹے کو حراست میں لے کر پوچھ گچھ کی گئی جس کے بعد اسے گرفتار کر لیا گیا۔ پولیس معاملے کی تمام پہلوؤں سے تفتیش کر رہی ہے۔ اس واقعہ نے پورے علاقے کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ آس پاس کے لوگ بھی حیران ہیں کہ خاندانی جھگڑا خونی واقعے میں کیسے بدل گیا۔

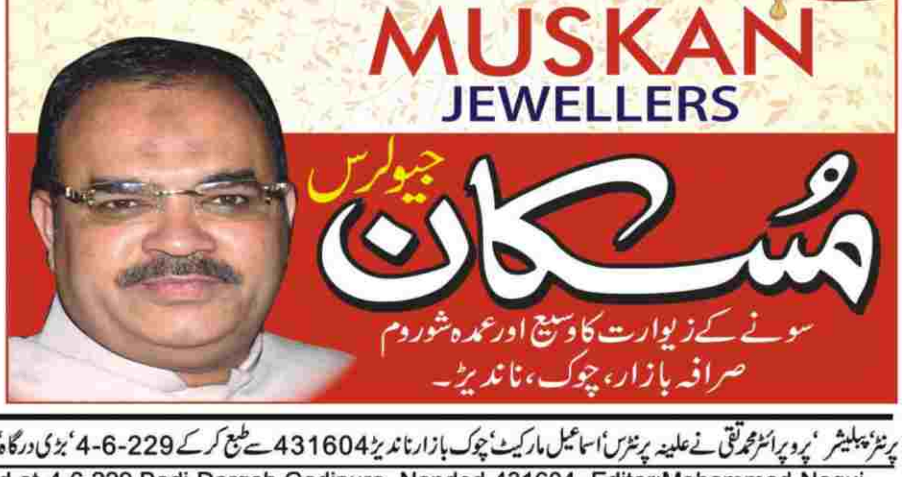




پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار، ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office:Near Masjid-e- Osman Gani Mohammadia colony, Mal Tekdi Road,NANDED - کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی